

الصَّارِ الْمُتَّبَانِي

عَلَى سُرْقَةِ الْقَارِي

١٣١٥ هـ

از

امام العلماء سند الفقهاء تاج الاتقياء رأس المحدثين حجة الاسلام والمسلمين

حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ

الحمد لله والمنة

کہ فتوے اجمالی تھیں مگر نکتات و بذریعہ تفسیر
شیخانی تقادیری مدنی تھیں تفسیر قرآنی و احادیثی

مکتبہ دارالعلوم دیوبند

الصارم الربانی علی اسراف التقادیری



JANNATI KAUN?

۱۵

امام العلماء سید الفقہاء جلال الاعتراف رئیس المحدثین حجۃ الاسلام و المسلمین
حضرت علامہ محمد حامد رضا خاں قادری برکاتی قدس سرہ اللہ

بانی دارالعلوم دیوبند و مکتبہ دارالعلوم دیوبند

سلسلہ اشاعت ۲۶۵

- نام کتاب _____ الصارم الربانی علی امیراف القادیانی
- مصنف _____ شیخ اودا علی حضرت حجۃ الاسلام حضرت علامہ مولانا
- محمد حامد رضا خاں قادری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- پروف ریڈر _____ مولانا محمد اسلم رضا مصباحی کٹیہاری
- صفحات _____ اڑسٹھ (۶۸)
- تعداد _____ گیارہ سو (۱۱۰۰)
- اشاعت بار چہارم _____ محرم الحرام ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء
- ناشر _____ رضا اکیڈمی ۲۶ کامیلہ اسٹریٹ، ممبئی ۴

JANNATI KAUN?

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسد تفتاء

مسئلہ: از سر ساوہ ضلع سہارنپور مرسلہ یعقوب علی خان کلارک پولیس
۱۵/ رمضان المبارک ۱۳۱۵ھ

قبلہ و کعبہ ام مدظلہ بعد آداب فدویانہ کے معروض خدمت کہ اس قصبہ سر ساوہ
میں ایک شخص جو اپنے آپ کو نائب مسیح یعنی مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود کا
خلیفہ بتلاتا ہے۔ پرسوں اس نے ایک عبارت پیش کی جس کا مضمون ذیل میں تحریر
کرتا ہوں ایک دوسرے صاحب نے وہی عبارت مولوی رشید احمد صاحب
گنگوہی کو بھیجی ہے مگر میں خدمت والا میں پیش کرتا ہوں اور مجھے یقین ہے کہ
بہت جلد جواب سے مشرف ہوں گا اور در صورت تاخیر کے کئی مسلمانوں کا ایمان
جاتا رہیگا اور وہ اپنی راہ پر لے آویگا زیادہ آداب۔

تحریر یہ ہے

ایک مدت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات و حیات میں ہر جگہ گفتگو ہوتی
ہے اور اس میں دو گروہ ہیں ایک وہ گروہ ہے جو مدعی حیات ہے اور ایک وہ گروہ ہے
جو منکر حیات ہے اور ان دونوں فریق کی طرف سے کتابیں شائع ہو چکی ہیں اب
میں آپ کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ ان دونوں فریق میں سے کون حق پر
ہے بس اس بارے میں ایک آیت قطعیۃ الدلالتہ اور صریحۃ الدلالتہ یا کوئی حدیث
مرفوع متصل اس مضمون کی عنایت فرمائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بحسدہ
العنصری ذیحیات جسمانی آسمان پر اٹھا لیے گئے ہیں اور کسی وقت میں بعد حضرت

خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آسمان سے رجوع کرینگے اور اس دوبارہ رجوع میں وہ نبی نہ بنیں گے اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستعفی ہو گئے یا انکو خدا تعالیٰ اس عہدہ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنا دیا تو پہلے تو کوئی آیت بشرط متذکرہ بالا ہونی چاہیے اور بعد اس کے کوئی حدیث تاکہ ہم اس حالت تذبذب سے بچیں اور جو آیت ہوا کہ میں لفظ حیات ہو خواہ کسی صحیفے سے ہو یہاں کئی صاحب ایسے ہیں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر گفتگو کرتے ہیں اور متوفیلک و فلما توفیتنی دو آیت پیش کرتے ہیں اور ان دونوں آیتوں کا ترجمہ حضرت رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن عباس سے پیش کرتے ہیں اور سند میں صحیح بخاری اور اجتہاد بخاری موجود کرتے ہیں۔ اب آپ ان آیتوں کے ترجمے جو کسی صحابی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہوں اور صحیح بخاری میں موجود ہوں عنایت فرمائیے اور دونوں طرف راہیں ہر قسم کی موجود ہیں ہمکو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر کوئی تواتر نہیں ہے اور دوسرا سوال یہ ہے کہ حضرت امام مہدیؑ اور دجال کا ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اسکی آیت اور نہیں ہے تو وجہ فقط بینوا تو جروا

فتوے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ان الذین کذبوا بآیتنا و استکبروا عنہا لا تفتح لہم ابواب السماء
الحمد لله الذی خلق عبده و ابن امته عیسیٰ بن مریم رسول اللہ

بکلمۃ منہ و جعلہ فی البدء مبشراً برسول یاتی من بعدہ اسمہ احمد
 وفی الختم ناصر الامام من امتہ نائباً عنہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
 علیہ و علیٰ سائر انبیائہ و کل محبوب لدیہ و علینا بہم الی یوم الدین
 امین امین یارب العلمین قال الفقیر محمد المدعوب حامد رضا
 القادری البریلوی غفر اللہ تعالیٰ لہ واوردہ من مناہل المنی کل
 موردوری

اللہم ہدایۃ الحق والصواب

الجواب

برادران مسلمانین حفظکم اللہ تعالیٰ عن شرور المفسدین حفظنا موس و حفظ
 جان و حفظ جسم و حفظ مال میں سب مومن و کافر ہمیشہ سماعی و سرگرم رہتے ہیں اللہ
 عز و جل کو یاد کر کے اپنے وقت عزیز کا ایک حصہ اپنے حفظ دین میں بھی صرف
 کیجیے کہ یہ سب سے اہم ہے یعنی بگوش ہوش یہ چند کلمے سن لیجیے اور انھیں میزان
 عقل و انصاف میں تول کر حق و ناحق کی تمیز کیجیے فضل الہی عز و جل سے امید
 واثق ہے کہ دم کے دم میں صبح حق تجلی فرمائیگی اور شب ضلالت کی ظلمت
 دھواں ہو کر اوڑ جائیگی۔ مخالفین اگر برسر انصاف آئے نبو المراد ورنہ آپ تو
 بعنایت الہی راہ حق پر ثابت قدم ہو جائیگے وباللہ التوفیق۔ میں پیش از جواب چند
 مقدمات نافعہ ذکر کرتا ہوں جن سے بعونہ تعالیٰ حق واضح ہو اور صواب لائح
 واللہ المعین و بہ نستعین

مقدمہ اولیٰ

مسلمانو! میں پہلے تمہیں ایک سہل پہچان گمراہوں کی بتاتا ہوں جو خود قرآن مجید و حدیث حمید میں ارشاد ہوئی۔ اللہ عزوجل نے قرآن عظیم اتارا تبیاناً لکل شیء جس میں ہر چیز کا روشن بیان تو کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو مگر ساتھ ہی فرمادیا وما یعقلہا الا العلمون اس کی سمجھ نہیں مگر عالموں کو۔ اس لیے فرماتا ہے فاستلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون علم والوں سے پوچھو اگر تم نہ جانتے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ علم والے آپ سے آپ کتاب اللہ کے سمجھ لینے پر قادر ہوں۔ نہیں بلکہ اس کے متصل ہی فرمادیا وانزلنا الیک الذکر لتبین للناس ما نزل الیہم لے ہی ہم نے یہ قرآن تیری طرف اس لیے اتارا کہ تو لوگوں سے شرح بیان فرما دے اس چیز کی جو ان کی طرف اتاری گئی۔ اللہ اللہ قرآن عظیم کے لطائف و نکات متبی نہو نکلے۔ ان دو آیتوں کے اتصال سے رب العلمین نے ترتیب وار سلسلہ فہم کلام الہی کا منتظم فرمادیا کہ اے جاہلو تم کلام علما کی طرف رجوع کرو اور اے عالمو تم ہمارے رسول کا کلام دیکھو تو ہمارا کلام سمجھ میں آئے۔ غرض ہم پر تقلید ائمہ واجب فرمائی اور ائمہ پر تقلید رسول اور رسول پر تقلید قرآن و للہ الحجة البالغة و الحمد للہ رب العلمین امام عارف باللہ عبد الوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی نے کتاب مستطاب میزان الشریعة الکبریٰ میں اس معنی کو جا بجا بتفصیل تام بیان فرمایا از انجملہ فرماتے ہیں۔

لولا ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فصل بشريعته ما اجمل
 فى القرآن بقى القرآن على اجماله كما ان الائمة المجتهدين لو لم
 يفصلوا ما اجمل فى السنة لبقيت السنة على اجمالها و هكذا الى
 عصرنا هذا پس اگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی شریعت سے مجملات
 قرآن عظیم کی تفصیل نہ فرماتے تو قرآن یو ہیں مجمل رہتا اور اگر ائمہ مجتہدین
 مجملات حدیث کی تفصیل نہ کرتے تو حدیث یو ہیں مجمل رہتی اور اسی طرح
 ہمارے اس زمانے تک کہ اگر کلام ائمہ کی علمائے مابعد شرح نہ فرماتے تو ہم اسے
 سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتے۔ تو یہ سلسلہ ہدایت رب العزۃ کا قائم فرمایا ہوا ہے جو
 اسے توڑنا چاہے وہ ہدایت نہیں چاہتا بلکہ صریح ضلالت کی راہ چل رہا ہے اسی لیے
 قرآن عظیم کی نسبت ارشاد فرمایا: **مَنْ كَثُرَ وَبُهْلَهُ بِهِ كَثِيرٌ** اللہ تعالیٰ اسی
 قرآن سے بہتیروں کو گمراہ کرتا اور بہتیروں کو سیدھی راہ عطا فرماتا ہے۔ جو سلسلہ
 سے چلتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہدایت پاتے ہیں اور جو سلسلہ توڑ کر اپنی ناقص اوندھی
 سمجھ کے بھروسے قرآن عظیم سے بذات خود مطلب نکالنا چاہتے ہیں چاہ ضلالت
 میں گرتے ہیں اسی لیے امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے
 ہیں **سَيَاتِي نَاسٌ يَجَادِلُونَكُمْ بِشَبَهَاتِ الْقُرْآنِ فَخَذَوْهُمْ بِالسَّنَنِ فَإِنَّ**
أَصْحَابَ السَّنَنِ أَعْلَمُ بِكِتَابِ اللَّهِ قَرِيبٌ ہے کہ کچھ لوگ آئیں جو تم سے
 قرآن عظیم کے مشتبہ کلمات سے جھگڑینگے تم انہیں حدیثوں سے پکڑو کہ
 حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں **رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَنُصَرِّفُ لِمُقَدَّسِي فِي**
الْحُجَّةِ وَاللَّالِكَاثِي فِي السَّنَةِ وابن عبد البر فی العلم وابن ابی زمنین فی

اصول السنۃ والدارقطنی و الاصبہانی فی النجۃ وابن النجار اسی لیے
امام سفیان بن عیینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں الحدیث مضلۃ الا للفقہاء
حدیث گمراہ کر دینے والی ہے مگر ائمہ مجتہدین کو۔ تو وجہ وہی ہے کہ قرآن مجمل
ہے جس کی توثیح حدیث نے فرمائی اور حدیث مجمل ہے جس کی تشریح ائمہ
مجتہدین نے کر دکھائی تو جو ائمہ کا دامن چھوڑ کر خود قرآن و حدیث سے اخذ کرنا
چاہے بکلی گمراہیگا۔ اور جو حدیث چھوڑ کر قرآن مجید سے لینا چاہے وہ اپنی ضلالت
میں پیاسا مریگا تو خوب کان کھول کر سن لو اور لوح دل پر نقش کر رکھو کہ جسے کہتا
سنو ہم اماموں کا قول نہیں جانتے ہمیں تو قرآن و حدیث چاہئے جان لو یہ گمراہ
ہے اور جسے کہتا سنو کہ ہم حدیث نہیں جانتے ہمیں صرف قرآن درکار ہے سمجھ
لو کہ یہ بددین و بد خدا کا بد خوہ ہے **JANNATI KAUN!** عظیم کی پہلی آیت فسنلوا
اہل الذکر کا مخالف مستکبر ہے اور دوسرا طائفہ قرآن عظیم کی دوسری آیت
لتبین للناس ما نزل الیہم کا منکر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے
پہلے فرقہ مخذولہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا سألوا اذالم
یعلموا فانما شفاء العی السؤال کیوں نہ پوچھا جب نہ جانتے تھے کہ تھکنے کی دوا
تو پوچھنا ہے رواہ ابو داؤد عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور
دوسرے طائفہ ملعونہ کا رد اس حدیث میں فرمایا کہ ارشاد فرماتے ہیں الا انی
اوتیت القرآن و مثله معہ الا یوشک رجل شعبان علی اریکتہ یقول
علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیہ من حلال فاحلوه وما وجدتم فیہ
من حرام فحرموه وان ما حرم رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

کما حرم اللہ سن لو مجھے قرآن عطا ہوا اور قرآن کے ساتھ اوس کا مثل۔
 خبردار نزدیک ہے کہ کوئی پیٹ بھرا اپنے تخت پر پڑا کہے یہی قرآن لیے رہو اس
 میں جو حلال پاؤ اس سے حلال جانو اور جو حرام پاؤ اس سے حرام مانو حالانکہ جو چیز رسول
 اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حرام کی وہ اوی کے مثل ہے جو اللہ نے حرام
 فرمائی رواہ الائمة احمد و الدارمی و ابو داؤد و الترمذی و ابن ماجہ عن
 المقدم بن معد یکر ب و نحوه عندهم ما خلا الدارمی و عند البيهقي
 فی اللہ لا ثل عن ابی رافع و عند ابی داؤد عن العرباض بن ساریہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے
 مطابق اس زمانہ فساد میں ایک تو بیٹ بھرا بے فکرے نیچری حضرات تھے
 جنہوں نے حدیثوں کو یکسر بھونچ کر دیا اللہ عزوجل نے ان کو صرف قرآن عظیم پر
 دار و مدار رکھا حالانکہ واللہ وہ قرآن کے دشمن اور قرآن اوں کا دشمن وہ قرآن کو
 بدلنا چاہتے ہیں اور مراد الہی کے خلاف اپنی ہوائے نفس کے موافق اس کے معنی
 گڑبگڑ اب دوسرے یہ حضرات نئے فیشن کے مسیخی اس انوکھی آن والے پیدا
 ہوئے کہ ہم کو صرف قرآن شریف سے ثبوت چاہیے جس کے تواتر کے برابر
 کوئی تواتر نہیں ہے تو بات کیا ہے کہ یہ دونوں گمراہ طائفے دل میں خوب جانتے
 ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دربار میں ان کا ٹھکانا نہیں حضور کی
 روشن حدیثیں ان کے سر و خیالات کے صاف پرزے پارچے بکھیر رہی ہیں اسی
 لیے اپنی بگڑتی بنائیکو پہلے ہی دروازہ بند کرتے ہیں کہ ہمیں صرف قرآن شریف
 سے ثبوت چاہیے جس میں عوام بیچاروں کے سامنے اپنے سے لگتے لگا لینے کی

گنجائش ہو۔ مسلمانو تم ان گمراہوں کی ایک نہ سنو اور جب تمہیں قرآن میں شبہ
 ڈالیں تم حدیث کی پناہ لو اگر اوس میں این و آن نکالیں تم ائمہ کا دامن پکڑو اس
 تیسرے درجے پر آکر حق و باطل صاف کھل جائیگا اور ان گمراہوں کا اوڑایا ہوا
 سارا غبار حق کے برستے ہوئے بادلوں سے اٹھل جائے گا اوس وقت یہ ضال
 مضل طائفے بھاگتے نظر آئیں گے کا نھم حمیر مستنفرۃ فوت من فسورۃ
 اول تو حدیثوں ہی کے آگے او نہیں کچھ نہ بنے گی صاف منکر ہو بیٹھیں گے اور
 وہاں کچھ چون و چرا کی تو ارشادات ائمہ معانی حدیث کو ایسا روشن کر دیں گے کہ پھر
 انہیں یہی کہتے بن آئیگی کہ ہم حدیث کو نہیں جانتے یا ہم اماموں کو نہیں مانتے
 اوس وقت معلوم ہو جائیگا کہ ان کا امام انہیں لعین ہے جو انہیں لیے پھرتا ہے اور
 قرآن و حدیث و ائمہ کے ارشادات پر نہیں جھنڈے ویتاؤ لا حول ولا قوۃ الا
 باللہ العلی العظیم یہ نفیس و جلیل فائدہ ہمیشہ کے لیے محفوظ رکھو کہ ہر جگہ کام
 آئیگا۔ اور باذن اللہ تعالیٰ ہزاروں گمراہیوں سے بچائیگا کیف لا وانہ من زواہر
 جواہر افادات سیدنا الوالد العلام مقدم المحققین الا علام مدظلہ
 العالی الی یوم القیام فی کتابہ المستطاب الباریۃ الشارقة علی مارقة
 المشارقة و الحمد للہ رب العلمین۔

مقدمہ ثانیہ

مانی ہوئی باتیں چار قسم ہوتی ہیں (اول) ضروریات دین جن کا منکر کافران کا ثبوت قرآن عظیم یا حدیث متواتر یا اجماع قطعی قطعیات الدلالات واضحہ الافادات سے ہوتا ہے جن میں نہ شبہ کو گنجائش نہ تاویل کو راہ (دوم) ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت جن کا منکر گمراہ بد مذہب ان کا ثبوت بھی دلیل قطعی سے ہوتا ہے اگرچہ با احتمال تاویل یا ب تکفیر مسدود ہو (سوم) ثابتات محکمہ جن کا منکر بعد وضوح امر غلطی و آثم قرار پاتا ہے ان کے ثبوت کو دلیل ظنی کافی جب کہ اوس کا مناد اکبر رائے ہو کہ جانب خلاف کو مطروح و مستحتمل کر دے یہاں حدیث آحاد صحیح یا حسن کافی اور قول سادات اعظم و جمہور علماء سند وافی فان ید اللہ علی الجماعۃ (چہارم) ظنیات محتملہ جن کے منکر کو صرف ظنی کہا جائے ان کے لئے ایسی دلیل ظنی بھی کافی جس نے جانب خلاف کے لئے بھی گنجائش رکھی ہو۔ ہر بات اپنے ہی مرتبے کی دلیل چاہتی ہے جو فرق مراتب نکرے اور ایک مرتبے کی بات کو اوس سے اعلیٰ درجے کی دلیل مانگے جاہل بیوقوف ہے یا مکار فیلسوف ع ہر شخص وقتے و ہر نکتہ مقامے دارد گر فرق مراتب نکلی زندیقی اور بالخصوص قرآن عظیم بلکہ حدیث ہی میں تصریح صریح ہونے کی تو اصلاً ضرورت نہیں تھے کہ مرتبہ اعلیٰ اغنی ضروریات دین میں بھی بہت باتیں ضروریات دین سے ہیں جن کا منکر یقیناً کافر مگر بالتصریح اون کا ذکر آیات و احادیث میں نہیں۔ مثلاً باری عزوجل کا جہل محال ہونا قرآن و حدیث میں اللہ عزوجل کے علم و احاطہ علم کا لاکھ جگہ ذکر ہے مگر امکان و امتناع کی بحث کہیں نہیں

پھر کیا جو شخص کہے کہ واقع میں تو بیشک اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے عالم الغیب و الشہادہ ہے کوئی ذرہ اس کے علم سے چھپا نہیں مگر ممکن ہے کہ جاہل ہو جائے تو کیا وہ کافر نہ ہوگا کہ اس امکان کا سلب صریح قرآن میں مذکور نہیں حاشا للہ ضرور کافر ہے اور جو اسے کافر نہ کہے خود کافر تو جب ضروریات دین ہی کے ہر جزئیہ کی تصریح صریح قرآن و حدیث میں ضرور نہیں تو ان سے اتر کر اور کسی درجے کی بات پر یہ مڑ چرائیں کہ ہمیں تو قرآن ہی میں دکھاؤ ورنہ ہم نہ مانیں گے نری جہالت ہے یا صریح ضلالت۔ اسکی نظیریوں سمجھا چاہیے کہ کوئی کہے فلاں بیگ کا باپ قوم کا مرزا تھا زید کہے اس کا نبوت کیا ہے ہمیں قرآن میں لکھا دکھاؤ کہ مرزا تھا ورنہ ہم نہ مانیں گے کہ قرآن کے لوازم کے برابر کوئی قوا تر نہیں ہے ایسے سفیہ کو مجنون سے بہتر اور کیا لقب دیا جاسکتا ہے شرع میں نسب شہرت و تسمیہ سے ثابت ہو جاتا ہے بالخصوص قرآن مجید ہی میں تصریح کیا ضرور یا کہا جائے کہ حضرت سیدنا یحییٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا زید کہے میں نہیں مانتا ہمیں خاص قرآن میں دکھاؤ کہ اونکی رحلت ہو چکی سلم علیہ یوم ولد و یوم یموت فرمایا ہے مات یحییٰ کہیں نہیں آیا تو اس الحق سے یہی کہا جائیگا کہ قرآن مجید میں بالتصریح کتنے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی موت و حیات کا ذکر فرمایا ہے جو خاص یحییٰ و عیسیٰ علیہما الصلوٰۃ والسلام کے انتقال و زندگی کا ذکر ضرور ہوتا بلکہ قرآن مجید نے تو انبیاء ہی گنتی کے گنائے اور باقی کو فرمادیا و منهم من لم نقص علیک بہت انبیاء وہ ہیں جن کا ذکر ہی ہم نے تمہارے سامنے نہ کیا تو عاقل کے نزدیک جس طرح ہزاروں انبیاء کا اصلاً تذکرہ نہ ہونے سے ان کی نبوت معاذ اللہ

باطل نہیں ٹھہر سکتی یو ہیں موت یحییٰ یا حیات عیسیٰ علیہا الصلوٰۃ والسلام کا ذکر نہ
فرمانے سے اون کی موت اور ان کی حیات بے ثبوت نہیں ہو سکتی عقل و
انصاف ہو تو بات تو اتنے ہی فترے میں تمام ہو گئی اور جنوں و تعصب کا علاج
میرے پاس نہیں۔

مقدمہ ثالثہ

جو شخص کسی بات کا مدعی ہو اس کا بار ثبوت اسی کے ذمے ہوتا ہے آپ اپنے
دعوے کا ثبوت نہ دے اور دوسروں سے الٹا ثبوت مانگتا پھرے وہ پاگل و مجنون
کہا جاتا ہے یا مکار پرشون و هذا ظاہر جدا۔

مقدمہ رابعہ

جو جس بات کا مدعی ہو اس سے اس کا ثبوت متعلق بحث کی جائے گی خارج از
بحث بات کہ ثابت ہو تو اس سے منہد نہیں نہ ثابت ہو تو اس کے خصم کو منفر
نہیں ایسی بات میں اس کا بحث چھیڑنا وہی جان بچانا اور مکر کی چال گھیلنا اور غوام
ناواقفوں کے آگے اپنے فریب کا ٹھیلنا ہوتا ہے مثلاً زید مدعی ہو کہ میں قطب
وقت ہوں اپنی قطبیت کا تو کچھ ثبوت نہ دے اور بحث اس میں چھیڑ دے کہ اس
زمانے کے جو قطب تھے ان کا انتقال ہو گیا اس عیار سے یہی کہا جائیگا کہ اگر ان کا
انتقال ثابت بھی ہو جائے تو تیرے دعوے کا کیا ثبوت اور تجھے کیا نفع تیرے
خصم کو کیا منفر ہوا کیا ان کے انتقال سے یہ ضرور ہے کہ تو ہی قطب ہو جائے تو
اپنے دعوے کا ثبوت دے ورنہ گریبان ذلت میں مونہ ڈال کر الگ بیٹھ۔

مقدمہ خاصہ

کسی نبی کا انتقال دوبارہ دنیا میں اوس کی تشریف آوری کو محال نہیں کر سکتا اللہ عزوجل قرآن عظیم میں فرماتا ہے اَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ اِنَّيْ اِلَيْهِمْ هَٰذَا الَّذِي بَعْدَ مَوْتِيْهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مَاتَ عَامٌ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضُ يَوْمٍ ؕ قَالَ بَلْ لَبِثْتَ مِائَةً عَامًا ثُمَّ نَظَرَ اِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشُرُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ لَا قَالَ اَعْلَمُ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ يَا اَسٰى نَظَرَ جو گزر ایک بستی پر اور وہ گرائی ہوئی تھی اپنی چیتوں پر وہ کہاں جلائیگا اسے اللہ بعد انکی موت کے سو اوس سو برس کی حالت میں سو برس پہلے او سے زندہ کیا اور فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا ہوا میں ٹھہرا ایک دن یا دن کا چھ حصہ فرمایا بلکہ تو یہاں ٹھہرا سو برس اب دیکھ اپنے کھانے اور پینے کو (جو دور دور میں بگڑ جانے کی چیز تھے وہ اب تک) نہ بگڑے اور دیکھ اپنے گدھے کو (جنس کی ہڈیاں تک گلی نہیں) اور تاکہ ہم تجھے نشانی بنائیں لوگوں کے لیے (کہ اللہ تعالیٰ چاہے مرادوں کو جلاتا ہے) اور دیکھ اون ہڈیوں کو کہ ہم کیونکر انھیں اٹھاتے پھراؤ انھیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ سب اوس کے لیے ظاہر ہو گیا۔ (اور اوس کی آنکھوں کے سامنے ہم نے اوس کے گدھے کی گلی ہوئی ہڈیوں کو درست فرما کر گوشت پہنا کر زندہ کر دیا) بولا میں جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کر سکتا ہے اس کے بعد رب جل وعلا نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر فرمایا ہے کہ انھوں نے اپنے رب سے

عرض کی مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلانے لگا۔ حکم ہوا چار پرند اپنے اوپر ہلانے پھر انھیں ذبح کر کے مشرق پہاڑوں پر اون کے اجزار کھدے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی کیا ان کے پر اور خون اور گوشت قیمہ قیمہ کر کے سب تھلا ملا دیے اور اس مجموعہ مخلوق کے حصے کر کے مشرق پہاڑوں پر رکھے حکم ہوا اب انھیں بلا تیرے پاس دوڑتے چلے آئیے سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیچ میں کھڑے ہو کر آواز دی۔ ملاحظہ فرمایا کہ ہر جانور کے گوشت پوست پروں کا ریزہ ریزہ ہر پہاڑ سے اوڑھ کر ہوا میں باجم ملتا اور پورا پرند بن کر زندہ ہو کر ان کے پاس دوڑتا آ رہا ہے تو جب پرند چرند سرگردنیا میں پھر چلے اور عزیر یا ارمیا علیہما الصلوٰۃ والسلام سو برس موت کے بعد دنیا میں پھر تشریف لا کر ہادی خلق ہوئے تو اگر سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بافرش انتقال بھی فرمایا ہو تو یہ اون کے دوبارہ تشریف لانے اور ہدایت فرمانے کا کیا مانع ہو سکتا ہے۔ یہاں مسلمانوں سے کلام ہے جو اپنے رب کو قادر مطلق مانتے اور اوس کے کلام کو حق یقینی جانتے ہیں نیچری ملحدوں کا ذکر نہیں جن کا معبود اون کے زعم میں نیچر کی زنجیروں میں جکڑا ہے کہ اون کے ساختہ نیچر کے خلاف دم نہیں مار سکتا جو بات اون کی ناقص عقل معمولی قیاس سے باہر ہے کیا مجال کہ اون کا خدا کر سکے اون کے نزدیک قرآن مجید کے ایسے ارشادات معاذ اللہ سب بناوٹ کی کہانیاں ہیں کہ گڑھ گڑھ کر من سمجھوتے کو بنائی گئی ہیں تعالیٰ اللہ عما یقول الظالمون علواً کبیراً۔ **فَاتْلِهِمْ** اللہ اتی یؤفکون **۝** بل لعنہم اللہ بکفرہم **فَقَلِيلًا** مَا یؤمنون **۝** و سيعلم الذین ظلموا انی منقلب ینقلبون **۝** اب

فقیر غفر لہ المولے القدر یہ ان مقدمات خمس سے منکرین خمس کے حواس خمس
درست کر کے بتوفیق اللہ تعالیٰ جانب جواب عطف عنان اور چند تنبیہوں میں
حق واضح کو ظاہر و بیان کرتا ہے۔

تنبیہ اول : سیدنا عیسیٰ بن مریم رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیٰ نبینا الکریم و علیہ و سائر الانبیاء و بارک و سلم کے بارے میں یہاں تین مسئلے ہیں
مسئلہ اولے یہ کہ نہ وہ قتل کیے گئے نہ سولی دیئے گئے بلکہ اون کے رب جل و علا
نے او تھیں مگر یہود عنود سے صاف سلامت بچا کر آسمان پر اٹھالیا اور ان کی
صورت دوسرے پر ڈال دی کہ یہود ملاعنہ نے اون کے دھوکے میں اسے سولی
دی یہ ہم مسلمانوں کا عقیدہ قطعیہ یقینیہ ایمانیہ پہلی قسم کے مسائل یعنی
ضروریات دین سے ہے جس کا منکر یقیناً کافرا کی دلیل قطعی رب العزت جل
جلالہ کا ارشاد ہے۔

وَبُكَفِّرْهُمْ وَ قَوْلِهِمْ عَلٰی مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ۝ وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ
عِيسٰى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَّبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ
وَ اِنَّ الدِّیْنَ اَخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِی شَكٍّ اَمِنَهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اَتْبَاعُ الظَّنِّ ۚ
وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِيْنًا ۝ بَلْ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ۚ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِيْمًا ۝ وَ اِنْ مِنْ
اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُّوْا مِنْۢ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ یَوْمَ الْقِيٰمَةِ یَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ شَهِیْدًا
۝ اور ہم نے یہود پر لعنت کی بسبب ان کے کفر کرنے اور مریم پر بڑا بہتان اٹھانے
اور ان کے اس کہنے کے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ بن مریم خدا کے رسول کو اور
اونھوں نے نہ اسے قتل کیا نہ اسے سولی دی بلکہ اس کی صورت کا دوسرا بنا دیا

گیا اون کے لیے اور بیشک وہ جو اوس کے بارے میں مختلف ہوئے (کہ کسی نے کہا اس کا چہرہ تو عیسیٰ کا سا ہے مگر بدن عیسیٰ کا سا نہیں یہ وہ نہیں کسی نے کہا نہیں بلکہ وہی ہیں) البتہ اوس سے شک میں ہیں اور انھیں خود بھی اس کے قتل کا یقین نہیں مگر یہی گمان کے پیچھے ہو لینا اور بالیقین اونھوں نے اوسے قتل نہ کیا بلکہ اللہ نے اوسے اپنی طرف اوٹھالیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور انھیں اہل کتاب سے کوئی گمراہیہ کہ ضرور ایمان لانے والا ہے عیسیٰ پر اوس کی موت سے پہلے اور قیامت کے دن عیسیٰ اون پر گواہی دینگے اس مسئلے میں مخالف یہود و نصاریٰ ہیں اور مذہب نیچے کی کا قیاس چاہتا ہے کہ وہ بھی مخالف ہوں یہود تو خلاف کیا ہی چاہیں اور یہ ساخت نیچے کی سمجھنے والے سے ہے کہ آدمی سلامت آسمان پر اوٹھالیا جائے اور اونکی صورت کا دوسرا منہ چاہئے اور اس کے دھوکے میں سوئی پائے مگر ختم ابی کا ثمرہ کہ نصاریٰ بھی اوس عبد اللہ و رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معاذ اللہ اللہ و ابن اللہ مان کر پھر با تباع یہود اسی کے قاتل ہوئے کہ دشمنوں نے اونھیں مدعی دیکھے۔ قتل کیا نہ اون کی خدائی چلی نہ بیٹے ہونے نے کام دیا طرف

خدا جسے آدمی سولی دیں ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم

مسئلہ ثانیہ: اوس جناب رفعت قباب علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قرب قیامت آسمان سے اوترنا دنیا میں دوبارہ تشریف فرما ہو کر اوس عہد کے مطابق جو اللہ عزوجل نے تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے لیا دین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مدد کرنا یہ مسئلہ قسم ثانی یعنی ضروریات مذہب اہل سنت و جماعت سے ہے جس کا منکر گمراہ اور خاسر بد مذہب فاجر اس کی دلیل احادیث متواترہ

واجتماع اہل حق ہے ہم یہاں بعض احادیث ذکر کرتے ہیں۔

حدیث اول : صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف انتقم اذا نزل ابن مریم فیکم واما کم منکم کیسا حال ہو گا تمہارا جب تم میں ابن مریم نزول کریں گے اور تمہارا امام تمہیں میں سے ہو گا۔ یعنی اس وقت کی تمہاری خوشی اور تمہارا فخر بیان سے باہر ہے کہ روح اللہ تم میں اتریں تم میں رہیں تمہارے معین ویاور بنیں اور تمہارے امام مہدی کے پیچھے نماز پڑھیں۔

حدیث دوم : نیز صحیحین و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں اونہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتی لا یقبلہ احد حتی یكون السجدة الواحدة خیرامن الدنیا و ما فیہا ثم یقول ابوہریرة فاقروا ان شئتم وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ قسم اوس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بیشک ضرور نزدیک آتا ہے کہ ابن مریم تم میں حاکم عادل ہو کر اتریں پس صلیب کو توڑ دیں اور خنزیر کو قتل کریں اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے (یعنی کافر سے سوا اسلام کے کچھ قبول نہ فرمائیں گے) اور مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ کوئی لینے والا نہ ملے یہاں تک کہ ایک سجدہ تمام دنیا اور اس کی سب چیزوں سے بہتر ہو گا۔ یہ حدیث بیان کر کے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تم چاہو تو اس کی تصدیق قرآن مجید میں دیکھو

کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے عیسیٰ کی موت سے پہلے سب اہل کتاب اون پر ایمان لے آئیں گے۔

حدیث سوم: صحیح مسلم میں انہیں سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت قائم نہو گی یہاں تک کہ رومی نصاریٰ اعماق یافق میں اتریں (کہ ملک شام کے دو موضع ہیں) ان کی طرف مدینہ طیبہ سے ایک لشکر جائیگا جو اس دن بہترین اہل زمین سے ہونگے۔ جب دونوں لشکر مقابل ہونگے رومی کہیں گے ہمیں ہمارے ہم قوموں سے لڑ لینے دو جو ہم میں سے قید ہو کر تمہاری طرف گئے (اور مسلمان ہو گئے) میں مسلمان کہیں گے نہیں واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمہارے مقابلے میں تنہا نہ چھوڑیں گے چچا ان سے لڑائی ہو گی لشکر اسلام سے ایک تہائی بھاگ جائیں گے اللہ تعالیٰ کبھی انہیں قریب نصیب نہ کرے گا اور ایک تہائی مارے جائیں گے وہ اللہ کے نزدیک بہترین شہداء ہونگے اور ایک تہائی کو فتح ملے گی یہ کبھی فتنے میں نہ پڑیں گے پھر یہ مسلمان قسطنطنیہ کو (کہ اس سے پہلے نصاریٰ کے قبضے میں آچکی ہو گی) فتح کریں گے وہ غنیمتیں تقسیم ہی کرتے ہوئے اپنی تلواریں درختوں پر لٹکا دی ہونگی کہ مانگاؤ شیطان پکار دینا کہ تمہارے گھروں میں دجال آگیا مسلمان پلٹیں گے اور یہ خبر جھوٹی ہو گی جب شام میں آئیں گے دجال نکل آئے گا فبینماہم یعدون للقتال یسوون الصفوف اذاقیمت الصلاة فینزل عیسیٰ بن مریم فامہم فاذا راہ عدواللہ ذاب کما یدوب الملح فی الماء فلو ترکہ لا نذاب حتی یهلك ولكن یقتله اللہ بیدہ فیریہم دمہ فی حربۃ اسی اثنا میں کہ مسلمان دجال سے

قتال کی تیاریاں کرتے صفیں سنوارتے ہوئے کہ نماز کی تمہیر ہوگی جیسی بن
مریم نزول فرمائیں گے ان کی امامت کریں گے۔ وہ خدا کا دشمن و جال جب انھیں
دیکھیر گا ایسا کہنے لگے گا جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے اگر جیسی رسول اللہ اوسے نہ
ماریں جب بھی گل گل کر ہلاک ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے اسے قتل
کریگا مسلمانوں کو اس کا خون اپنے ہیزے میں دیکھا میں گئے۔

حدیث چہارم: نیز صحیح مسلم و سنن ابی داؤد و جامع ترمذی و سنن نسائی و سنن
ابن ماجہ میں حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول
اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انھا لن تقوم حتی تدروا قبلھا
عشرایات فذكر الدخان والدجال والداية وطلوع الشمس من
مغربها و نزول عيسى بن مريم ويا جوج و ماجوج الحديث پیشک
قیامت نہ آئیگی جب تک تم اوس سے پہلے اس نشانیاں نہ دیکھ لو اگر انجملہ ایک دتواں
اور دجال اور دایۃ الارض اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا اور جیسی بن مریم کا
اترنا اور یا جوج و ماجوج کا نکلنا۔

حدیث پنجم: مسند امام احمد و صحیح مسلم میں حضرت ام المومنین صدیقہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے ذکر میں
فرمایا یأتی بالشام مدینة بفلسطين بباب لد فينزل عيسى عليه
الصلاة والسلام فيقتله ويمكث عيسى في الارض اربعين سنة
اماماً عدلاً و حكماً مقسطاً و ملك شام میں شہر فلسطین دروازہ شہر لد کو جانیکا
عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام اتر کر اسے قتل کریں گے عیسی علیہ الصلوٰۃ والسلام زمین میں

چالیس برس رہیں گے امام عادل و حاکم منصف ہو کر۔

حدیث ششم : نیز مسند و صحیح مذکورین میں حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لا تزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیمة فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیر ہم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امیر تکرمة اللہ تعالیٰ لہذہ الامۃ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ حق پر قتال کرتا قیامت تک غالب رہیگا پس عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام اترینگے امیر المؤمنین ان سے کہیں گے آئیے ہمیں نماز پڑھائیے وہ فرمائیں گے۔ نہ۔ تم میں بعض بعض پر ہمارے سبب اس امت کی بزرگی کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے۔

JANNATI KAUN?

حدیث ہفتم : نیز مسند احمد و صحیح مسلم و جامع ترمذی و سنن ابن ماجہ میں مطولاً اور سنن ابی داؤد میں مختصراً حضرت نو اس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وہاں لعین کا ذکر فرمایا کہ وہ شام و عراق کے درمیان سے نکلے گا چالیس دن رہیگا پہلا دن ایک سال کا ہوگا اور دوسرا ایک مہینے کا تیسرا ایک ہفتہ کا باقی دن جیسے ہوتے ہیں اللہ رب العزت ایک شہر سے دوسرے شہر میں پہنچے گا جیسے بادل کو ہوا اڑائے لیے جاتی ہو جو اسے مانیں گے ان کے لیے بادل کو حکم دیگا برسنے لگے گا زمین کو حکم دیگا کھیتی جم اٹھے گی جو نہ مانیں گے ان کے پاس سے چلا جائے گا ان پر قہر ہو جائیگا تہید ست رو جائیں گے ویرانے پر کھڑا ہو کر کہیگا اپنے خزانے نکال خزانے نکال کر شہد کی مکھیوں کی طرح

اس کے پیچھے ہو لیں گے پھر ایک جوان گٹھے ہوئے جسم کو بلا کر تلواریں سے وہ
 ٹکڑے کر یگا دونوں ٹکڑے ایک نشانہ تیر کے فاصلے سے رکھ کر مشول کو آواز دیا
 وہ زندہ ہو کر چلا آئے گا و جال لعین اس پر بہت خوش ہو گا جسے کا فینما
 ہو كذلك اذبعث الله المسيح عيسى بن مريم عليه الصلاة والسلام
 فينزل عند المنارة البيضاء شرق دمشق بين مهر و دقین
 واضعاً كفيه على اجنحة ملكين اذا طأطأ رأسه قطروا اذا رفعه تحد
 رمنه جمان كاللؤلؤ فلا يحل لكا فريجد ربيع نفسه الامات و نفسه
 ينتهی حيث ينتهی طرفه فيطلبه حتی يدركه بباب لد فيقتله و جال
 لعین اسی حال میں ہو گا کہ اللہ عزوجل مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
 نیچے گا وہ دمشق کی شرقی جانب منارۃ البیضاء پر نازل فرمائے گا دو کپڑے ورس
 و زعفران سے رنگے ہوئے پہنے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے جب اپنا
 سر جھکائیں گے بالوں سے پانی نکلے گا اور جب سر اٹھائیں گے موتی سے جھرنے
 لگیں گے کسی کافر کو حلال نہیں کہ اون کے سانس کی خوشبو پائے اور مرے جائے
 اور انکا سانس وہاں تک پہنچے گا جہاں تک انکی نگاہ پہنچے گی وہ و جال لعین کو تلاش کر
 کے بیت المقدس کے قریب جو شہر لد ہے اس کے دروازے کے پاس اسے قتل
 فرمائیں گے۔ اس کے بعد سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اون کے زمانے
 میں یا جوج و ماجوج کا ٹکنا پھر اس کا بلاک ہونا بیان فرمایا پھر ان کے زمانے میں
 برکت کی افراط یہاں تک کہ انار اتنے اتنے بڑے پیدا ہو گئے کہ ایک انار سے ایک
 جماعت کا پیٹ بھر یگا تھلکے کے سایہ میں ایک جماعت آ جائیگی ایک اونٹنی کا دودھ

آدمیوں کے گروہوں کو کافی ہو گا ایک گائے کے دودھ سے ایک قبیلے ایک بکری کے دودھ سے ایک قبیلے کی شاخ نکال دیا جائیگا۔

حدیث ہشتم: نیز مسند احمد و صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یخرج الدجال فی امتی فیمکت اربعین فیبعث اللہ عیسیٰ بن مریم فیطلبہ فیہلکہ الحدیث دجال میری امت میں نکلتے گا ایک چلہ کھبریا پھر اللہ عزوجل عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا وہ اسے قتل کریں گے۔

حدیث نہم: سنن ابی داؤد میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیس بینی و بینہ نبی یعنی عیسیٰ علیہ السلام وانه فلان فانه أعموه فاعرفوه رجل مویوع الی الحمرة والبیاض بین مَصْرَتین کأن راسه یقطران لم یصبہ بل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یهلك الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام و یهلك المسيح الدجال فیمکت فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون میرے اور عیسیٰ کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور بیشک وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھنا پہچان لینا وہ میانہ قد ہیں رنگ سرخ و سفید دو کپڑے ملے زرد رنگ کے پہنے ہوئے گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ انہیں تری نہ پہنچی ہو وہ اسلام پر کافروں سے جہاد فرمائیں گے صلیب توڑیں گے خنزیر کو قتل کریں گے جزیرہ اٹھادیں گے ان کے زمانہ میں اللہ عزوجل اسلام کے سوا سب

مذہبوں کو فنا کروں گا وہ مسیح و جال کو ہلاک کرینگے دنیا میں چاہیں برسوں بکرو وفات پائیں گے مسلمان اون کے جنازے کی نماز پڑھیں گے۔

حدیث دہم: جامع ترمذی میں حضرت کُحج بن جابر یہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یقتل ابن مریم الدجال بیابان لدیسی بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام و جال کو دروازہ شہر کد پر قتل فرمائیں گے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث کُحج سے اور ان باب میں حدیثیں وارد ہیں حضرت عمران بن حصین و نافع بن عتبہ و ابو ہریرہ و عذیبہ بن اسید و ابو ہریرہ و کیسان و عثمان بن ابی العاص و جابر و ابوامامہ و ابن مسعود و عبداللہ بن عمر و و سمرہ بن جندب و نواس بن حنیف و عمر بن عوف و حذیفہ بن الیمان سے رضی اللہ تعالیٰ عنہم انہیں

JANNATI KAJN

حدیث یازدہم: سنن ابن ماجہ و کُحج ابن خزیمہ و مستدرک حاکم و صحیح مختار میں حضرت ابوامامہ بابلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حدیث طویل جمیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بالتفصیل عجائب احوال امور و جال اعداء اللہ تعالیٰ کے بیان فرمائے پھر فرمایا اہل حرب اس زمانے میں سب کے سب بیت المقدس میں ہونگے اور اون کا امام ایک مرد صالح ہوگا (یعنی حضرت امام مہدی) فیینما امامہم قد تقدم یصلی بہم الصبح اذ نزل علیہم عیسیٰ بن مریم الصبح اس اثنا میں کہ اون کا امام نماز صبح پڑھائے گا تو عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام وقت صبح نازل فرمائیں گے مسلمانوں کا امام اولے قدموں پھر جائے گا کہ عیسیٰ امامت کریں عیسیٰ اپنا ہاتھ اوس کی پشت پر رکھے کر کہیں گے آگے برہو

نماز پڑھاؤ کہ تکبیر تمہارے ہی لیے ہوئی تھی انکا امام نماز پڑھائیگا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پھیر کر دروازہ کھلوائیں گے اس طرف دجال ہوگا جس کے ساتھ ستر ہزار یہودی ہتھیار بند ہوئے جب دجال کی نظر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پڑے گی پانی میں نمک کی طرح گھٹنے لگے گا بھاگے گا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمائیں گے میرے پاس تجھ پر ایک وار ہے جس سے تو بچ کر جا نہیں سکتا پھر شہر لہ کے شرقی دروازے پر اسے قتل فرمائیں گے اس کے بعد یہود کے قتل وغیرہ کے احوال ارشاد ہوئے۔

حدیث دو از دہم: نیز سنن ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے شب اسرار رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ابراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام سے پہلے قائم تھے چنانچہ انبیاء نے پہلے ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور ان کا حال پوچھا انھیں خبر نہ تھی موسیٰ علیہ السلام سے پوچھا او نہیں جھی معلوم نہ تھا انہوں نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر رکھا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا قیامت جس وقت آکر گزرے گی اسے تو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا ہاں اس کے گرنے سے پہلے کے باب میں مجھے رب العزۃ نے ایک اطلاع دی ہے پھر خروج دجال کے فرمایا فاذل فاقتلہ میں اتر کر اسے قتل کروں گا پھر یاجوج و ماجوج نکلیں گے میری دعائے ہلاک ہوئے ففعد الی متی کان ذلک کانت الساعة من الناس کا لحامل التي لا یدری اہلہامتی تفجؤہم بولادة یعنی مجھے رب العزۃ نے اطلاع دی ہے کہ جب یہ سب ہو لے گا تو اس وقت قیامت کا حال اوگوں پر ایسا ہوگا جیسے کوئی عورت پرے

دلوں پیٹ سے ہو گھر والے نہیں جانے کہ کس وقت اس کے بچہ ہو پڑے۔

حدیث سیز دھم: امام احمد مسند اور طبرانی معجم کبیر اور رویاتی مسند اور حیا صحیح
مختارہ میں حضرت عمرو بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذکر دجال بیان کر کے فرمایا ثم یجئ عیسیٰ بن
مریم من قبل المغرب مصداقا بمحمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و
علی ملئہ فیقتل الدجال ثم انما هو قیام الساعة اس کے بعد عیسیٰ بن
مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام جانب مغرب سے آئینگے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تصدیق کرتے ہوئے اور انھیں کی ملت پر۔ پس دجال کو قتل کریں گے پھر آگے
قیامت ہی قائم ہونا ہے۔



حدیث چار دھم: معجم کبیر میں حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بعد ذکر دجال فرمایا یلبث فیکم
ماشاء اللہ ثم ینزل عیسیٰ بن مریم مصداقا بمحمد علی ملئہ
امام مہدی یا حکما عدلا فیقتل الدجال وہ تم میں رہیگا جب تک اللہ چاہے
پھر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام اتریں گے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
تصدیق کرتے حضور کی ملت پر امام راہ پائے ہوئے اور حاکم عدلی کرنے والے وہ
دجال کو قتل کریں گے۔

حدیث پانز دھم: مسند احمد و صحیح ابن خزیمہ و مسند ابی یعلیٰ و مستدرک حاکم و
مختارہ متحدہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث طویل ذکر دجال میں فرمایا۔ مسلمان ملک شام

میں ایک پہاڑ کی طرف بھاگ جائیگے وہ وہاں جا کر انکا حصار کرے گا اور سخت مشقت و
 بلا میں ڈالے گا۔ ثم ينزل عيسى فينادي من السحر فيقول يا ايها الناس
 ما يمنعكم ان تخرجوا الى الكذاب الخبيث فيقولون هذا رجل حي
 فينطقون فاذا هم بعيسى عليه الصلاة والسلام اس کے بعد عیسیٰ علیہ
 الصلاة والسلام اترینگے پچھلی رات مسلمانوں کو پکارینگے لوگو اس کذاب خبیث کے
 مقابلے کو کیوں نہیں نکلتے مسلمان کہیں گے یہ کوئی مرد زندہ ہے (یعنی گمان میں
 یہ ہوگا کہ جتنے مسلمان یہاں محصور ہیں انکے سوا کوئی باقی نہ بچا عیسیٰ علیہ الصلاة
 والسلام کی آواز سن کر کہیں گے یہ مرد زندہ ہے) جواب دیجئے دیکھیں تو وہ عیسیٰ ہیں
 علیہ الصلاة والسلام اس کے بعد نماز صبح میں امام مسلمین کی امامت پھر دجال لعین
 کے قتل کا ذکر فرمایا۔

JANNATI KAUN?

حدیث شانزدہم : نعیم بن حماد کتاب الفتن میں حضرت حذیفہ بن الیمان
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی قلت یا رسول اللہ الدجال قبل او عیسیٰ
 بن مریم قال الدجال ثم عیسیٰ بن مریم الحدیث میں نے عرض کی یا
 رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پہلے دجال نکلیں گا یا عیسیٰ بن مریم فرمایا دجال
 پھر عیسیٰ بن مریم۔

حدیث ہفدہم : طبرانی کبیر میں اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یتنزل عیسیٰ بن مریم عند
 المفارة البيضاء شرقی دمشق عیسیٰ بن مریم دمشق کی شرقی جانب منارۃ
 سید کے پاس نزول فرمائینگے۔

حدیث ہیجدهم: مستدرک حاکم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لیہبطن عیسیٰ بن مریم
 حکماً واما ما مقسطاً ولیسلکن فجاً فجا حاجاً او معتمراً و لیأقین
 قبری حتی یسلم علی ولاردن علیہ خدا کی قسم ضرور عیسیٰ بن مریم حاکم
 امام عادل ہو کر اترینگے اور ضرور شہادتِ عام کے رستے رستے حج یا عمرے کو جائیں گے
 اور ضرور میرے سلام کے لیے میرے مزارِ اقدس پر حاضر آئیں گے اور ضرور میں
 ان کے سلام کا جواب دوں گا۔ صلی اللہ تعالیٰ علیک وعلیہ وعلیٰ جمیع
 اخوانکم من الانبیاء والمرسلین والک و الہم وبارک وسلم۔

حدیث نوزدهم: صحیح ابن خزیمہ و مستدرک حاکم میں حضرت انس رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں سیدرک
 رجالن من امتی عیسیٰ بن مریم و یشہدان قتال الدجال عنقریب
 میری امت سے دو مرد عیسیٰ بن مریم کا زمانہ پائیں گے اور دجال سے قتال میں حاضر
 ہوں گے۔ اقول: ظاہر امت سے مراد امت موجودہ کا زمانہ رسالت ہے علیہ افضل
 الصلوات والتحیۃ ورنہ امت حضور سے تو انہوں میں درمیان حکمت اللہ علیہ صلوات اللہ
 پائیں گے اور قتال لعین و جال میں حاضر ہوں گے اس عقیدے پر وہ دونوں مرد سیدنا
 الیاس و سیدنا خضر علیہما الصلوٰۃ والسلام ہیں کہ اب تک زندہ ہیں اور اس وقت تک زندہ
 رہیں گے کماورد فی حدیث افادہ سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ
 علی ہامش التیسیر شرح الجامع الصغیر۔

حدیث بیستم: امام حکیم ترمذی نو اور الاصول اور حاکم مستدرک میں حضرت

جبر بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لن یخزی اللہ تعالیٰ امة انا اولھا وعیسیٰ بن مریم اخرھا اللہ عزوجل ہرگز رسوائے فرمائے گا اس امت کو جس کا اول میں ہوں اور آخر عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث بست و یکم: ابو داؤد و بیہقی حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لم یسلط علی الدجال الا عیسیٰ بن مریم و جال لعین سے قتل پر کسی کو قدرت نہ دی گئی سوا عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے۔

حدیث بست و دوم: مسند احمد و سنن نسائی و صحیح مختارہ میں حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں عصابتان من امتی احرزھما اللہ تعالیٰ من النار عصابة تغزو الهند و عصابة تكون مع عیسیٰ بن مریم میری امت کے دو گروہ ہوں جو اللہ عزوجل نے نار سے محفوظ رکھا ہے ایک گروہ وہ جو کشمیر پر جہاد کریگا اور دوسرا وہ جو عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہوگا۔

حدیث بست و سوم: ابو نعیم حلیہ اور ابو سعید نقاش فوائد العراقین میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں طوبی لعیش بعد المسیح یؤذن للسماء فی القطر ویؤذن للارض فی النبات حتی لو بذرت حبک علی الصفا لنبت و حتی یمر الرجل علی الاسد فلا یضره و یطأ علی الحیة فلا تضره ولا

تشاحح ولا تحاسد ولا تباغض خوشی اور شادمانی ہے اور عیش کے لیے
 جو بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہو گا آسمان کو اذان ہو گا کہ بر سے اور زمین کو
 حکم ہو گا کہ اگے یہاں تک کہ اگر تو اچھا دانہ پتھر کی پٹان پر ڈال دے تو وہ بھی تم
 اوٹھ جائے گا اور یہاں تک کہ آدمی شیر پر گزریگا اور وہ اسے نقصان نہ پہنچائے گا اور سانپ
 پر پاؤں رکھ دے گا اور وہ اسے مسخرت نہ دے گا نہ آپس میں مال کا لالچ رہیگا نہ حسد نہ کینہ
 فی التیسیر شرح الجامع الصغیر طوبی لعیش بعد المسیح ای
 بعد نزول عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام الی الارض فی
 آخر الزمان۔

حدیث بست و چہارم : مستطیع میں انجیل سے ہے رسول اللہ صلی
 اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یُنْزَلُ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ عَلٰی ثَمَانِ مِائَةِ
 رَجُلٍ وَارْبَعِ مِائَةِ اَخِیْرًا مِنْ عَلٰی الْاَرْضِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ
 ایسے آٹھ سو مردوں اور چار سو عورتوں پر آسمان سے نزول فرمائیں گے جو تمام
 روئے زمین پر سب سے بہتر ہوں گے۔

حدیث بست و پنجم : تمام رازی و ابن عساکر بطریق عبدالرحمن بن ابیوب
 بن نافع بن کیمان عن ابیہ عن جدہ عن نبی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یُنْزَلُ عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ عِنْدَ بَابِ دِمَشْقِ
 عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ لَسْتُ سَاعَاتٍ مِنَ النَّهَارِ فِی ثَوْبِیْنِ مَمْشُوْقَیْنِ
 کَا نَمَایْنِحْدُ رَمَنْ رَاسَهُ الْلَّوْلُو عِیْسٰی بْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہَا الصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ وَرِوَاۃُ
 دمشق کے نزدیک سپید منارے کے پاس چھ گھڑی دن چڑھے دو رنگین کپڑے

پہنے اوڑھنے گویا اون کے بالوں سے موتی جھرتے ہیں۔

حدیث بست و ششم : صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں انی لارجوان طال بی عمرا ان القی عیسیٰ بن مریم فان عجل بی موت فمن لقیہ منکم فلیقرأہ منی السلام میں امید کرتا ہوں کہ اگر میری عمر دراز ہوئی تو عیسیٰ بن مریم سے ملوں اور اگر میرا دنیا سے تشریف لیجانا جلد ہو جائے تو تم میں جو اونھیں پائے اون کو میرا سلام پہنچائے۔

حدیث بست و ہفتم : ابن الجوزی کتاب الوفا میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں یتزل عیسیٰ بن مریم الی الارض فیقتزوج ویولد له ویمکت خمساً واربعمین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسیٰ بن مریم من قبر واحد بین ابی بکر و عمر رضی اللہ عنہما علیہما الصلوٰۃ والسلام زمین پر اوڑھنے یہاں شادی کریں گے اولاد ہوگی پیٹنالیس برس رہیں گے اس کے بعد اونکی وفات ہوگی میرے ساتھ میرے مقبرہ پاک میں دفن ہونگے روز قیامت میں اور وہ ایک ہی مقبرہ سے اس طرح اونھیں گے کہ ابو بکر و عمر ہم دونوں کے دسے بائیں ہونگے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

حدیث بست و ہشتم : بخاری شرح السنہ میں حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے حدیث طویل ابن صیار میں راوی (جسپر دجال ہونے کا شبہ کیا جاتا تھا) امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ (صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم) مجھے اجازت دیجیے کہ اسے قتل کر دوں فرمایا ان یکن
 ہو فلسط صاحبہ انصاحیہ عیسیٰ بن مریم والا یکن ہو فلیس
 لك ان تقتل رجلا من اهل العهد اگریہ دجال ہے تو اس کے قاتل تم نہیں
 دجال کے قاتل تو عیسیٰ بن مریم ہونگے اور اگریہ وہ نہیں تو تمہیں نہیں پہنچتا کہ
 کسی ذمی کو قتل کرو۔

حدیث بست و نہم : ابن جریر حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اول الايات الدجال
 و نزول عیسیٰ و یاجوج و ماجوج یسیرون الی حزاب الدنیا حتی
 یأتوا بیت المقدس و عیسیٰ و المسلمون بجبل طور سینین
 فیوحی اللہ الی عیسیٰ ان احرز عبادی بالطور و مایلی ایلہ ثم ان
 عیسیٰ یرفع یدیه الی السماء و یؤمن المسلمون فیبعث اللہ علیہم
 دابة یقال لها النفث تدخل فی مناخرهم فیصبحون موتی
 هذا مختصر قیامت کی برائی نشانیوں میں پہلی نشانی دجال کا نکلنا اور عیسیٰ بن مریم
 کا اترنا اور یاجوج و ماجوج کا پھیلنا (وہ گروہ کے گروہ ہیں ہر گروہ میں چار لاکھ گروہ
 ان میں کا سرد نہیں مرتا جب تک خاص اپنے نسل سے ہزار شخص نہ دیکھ لے۔
 ہیں بنی آدم سے) وہ دنیا ویران کرنے چلیں گے (دجلہ و فرات و بحیرہ طبریہ کو
 پی جائیں گے) یہاں تک کہ بیت المقدس تک پہنچیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام و
 اہل اسلام اس دن کوہ طور سینا میں ہونگے اللہ عز و جل عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو
 وحی بھیجے گا کہ میرے بند و نگو طور اور ایلہ کے قریب محفوظ جگہ میں رکھ پھر عیسیٰ

علیہ الصلوٰۃ والسلام ہاتھ اوٹھا کر دغا کریں گے اور مسلمان آئین کہیں گے اللہ عزوجل
یا جوج و ماجوج پر ایک کیرا بھیجے گا نفخ نام وہ ان کے نٹھنوں میں گھس جائیگا صبح
سب مرے پڑے ہونگے۔

حدیث نسیم : حاکم و ابن عساکر تاریخ اور ابو نعیم کتاب اخبار المہدی میں
حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں کیف تہلک امة انافی اولہا و عیسیٰ بن مریم فی
آخرہا و المہدی من اہل بیتی فی وسطہا کیونکر ہلاک ہو وہ امت جسکی
ابتدائیں ہوں اور انتہا میں عیسیٰ بن مریم اور پیچ میں میرے اہل بیت سے مہدی۔
حدیث نسیم ویکم : نیز اسی میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں منالذی یصلی عیسیٰ
بن مریم خلفہ میرے اہل بیت میں وہ شخص ہے جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم
نماز پڑھینگے۔

حدیث نسیم و دوم : ابو نعیم حلیۃ الاولیاء میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے فرمایا عم النبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ان اللہ ابتداء
الاسلام فی و سیختمہ بغلام من ولدک و هو الذی یتقدم عیسیٰ بن
مریم اے نبی کے چچا بیشک اللہ تعالیٰ نے اسلام کی ابتدا تجھ سے کی اور قریب ہے کہ
اوسے ختم تیر کی اولاد سے ایک لڑکے پر کریگا وہی جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم
نماز پڑھینگے۔ حضرت امام مہدی کی نسبت متعدد احادیث سے ثابت کہ وہ حضرت

رسالت و نبی فاطمہ سے ہیں اور متعدد احادیث میں اُن کا علاقہ نسب حضرت عباس عم مکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بھی بتایا گیا اور اس میں کچھ بعد نہیں وہ نسب سید حسنی ہوں گے اور مادری رشتوں میں حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اتصال رکھیں گے جیسے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رافضیوں کے رد میں فرمایا کہ کیا کوئی شخص اپنے باپ کو بھی برا کہتا ہے ابو بکر صدیق دو بار میرے باپ ہوئے یعنی دو طرح سے میرا نسب مادری حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک پہنچتا ہے۔

حدیث سی و سوم : الحق بن بشر و ابن عباس کہ حدیث طویل ذکر و جال میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فعند ذلك ينزل احي عيسى بن مريم من السماء على جبل افيق اماما لها ديا و حکما عادلا عليه برنس له مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بيده حربة يقتل الدجال تضع الحرب اوزا رها وكان السلم فيلقى الرجل الاسد فلا يهيجه و ياخذ الحية فلا تضره وتنبت الارض كنبأ تھا على عهد آدم و يؤمن به اهل الارض و يكون الناس اهل ملة واحدة يعني جب دجال نکلے گا اور سب سے پہلے ستر ہزار یہودی طیسان پوش اوس کے ساتھ ہو لیں گے اور لوگ اوس کے سبب بلائے عظیم میں ہونگے مسلمان سمٹ کر بیت المقدس میں جمع ہونگے اوس وقت میرے بھائی عیسیٰ بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام آسمان سے گودائیں پر اتریں گے امام راہ نما و حاکم عادل ہو کر ایک اونچی لوپی پہنے میاں قد کشادہ پیشانی

موتے مرید تھے ہاتھ میں نیزہ جس سے دجال کو قتل کرینگے اسوقت لڑائی اپنے
 ہتھیار رکھ دیگی اور سب جہان میں امن و امان ہو جائیگی آدمی شیر سے ملے تو وہ
 جوش میں نہ آئیگا اور سانپ کو پلڑے تو وہ نقصان نہ پہنچائیگا کھیتیاں اوس رنگ پر
 اوکھیتی جیسے زمانہ آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام میں اوکا کرتی تھیں تمام اہل زمین اون پر
 ایمان لے آئینگے اور سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہوگا۔

حدیث سی و چہارم: ابن النجار و نخعی سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: **وَإِذَا سَكَنَ بَنُوكَ السَّوَادَ وَلَبَسُوا السَّوَادَ**
وَكَانَ شِيعَتُهُمْ أَهْلُ خِرَاسَانَ لَمْ يَزَلْ هَذَا الْأَمْرُ فِيهِمْ حَتَّى يَدْفَعُوهُ
إِلَى عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ جب تمہارے اہل خراسان میں آئیں گے اور سیاہ لباس پہنے اور
 اون کے گروہ اہل خراسان ہوں جس سے خلافت ہمیشہ انہیں رہیگی یہاں تک کہ وہ
 اسے عیسیٰ بن مریم کو سپرد کرینگے۔

حدیث سی و پنجم: ابن عساکر ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے
 راوی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں حضور کے پہلو میں
 دفن کیجاؤں فرمایا: **وَأَنَّى لِي بِذَلِكَ الْمَوْضِعَ مَا فِيهِ إِلَّا مَوْضِعُ قَبْرِي وَ**
قَبْرِ أَبِي بَكْرٍ وَ عَمْرٍ وَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ جلا اسکی اجازت میں کیونکر دوں
 وہاں تو صرف میری قبر کی جگہ ہے اور ابو بکر و عمر و عیسیٰ بن مریم کی علیہم
 الصلوٰۃ والسلام۔

حدیث سی و ششم: ابو نعیم کتاب الفتن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں

المحاصرون ببیت المقدس اذ ذاک مائة الف امرأة واثنان وعشرون الفا مقاتلون اذ غشيتهم ضبابة من غمام اذ تنكشف عنهم مع الصبح فاذا عيسى بين ظهر اينهم او سوقت بیت المقدس میں ایک لاکھ عورتیں اور پانچ ہزار مرد جنگی محصور ہوں گے ناگاہ ایک ابر کی گھٹا اوپر چھائیگی صبح ہوتے کھلے گی تو دیکھیں گے کہ عیسیٰ ان میں تشریف فرما ہیں۔

حدیث سی و ہفتم : مستدابی یعلیٰ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں والذی نفسی بیدہ لینزلن عیسیٰ بن مریم ثم لنن قام علی قبری فقال یا محمد لاجیبہ قسم اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے بیشک عیسیٰ بن مریم اترینگے پھر اگر میری قبر پر کھڑے ہو کر مجھے پکاریں تو ضرور میں اونٹنیوں کے جواب دوں گا۔

حدیث سی و ہشتم : ابو نعیم حلیہ میں عروہ بن رویم سے مرسل راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیر هذه الامة اولها و آخرها فيهم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم و آخرها فيهم عيسى بن مریم الحدیث اس امت کے بہتر اول و آخر کے لوگ ہیں اول کے لوگوں میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رونق افروز ہیں اور آخر کے لوگوں میں عیسیٰ بن مریم علیہما الصلاۃ والسلام تشریف فرما ہونگے۔

حدیث سی و نہم : جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے مکتوب فی التورۃ صفة محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم و عیسی یدفن معہ رب العزۃ تبارک و تعالیٰ نے تورت مقدس
میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صفت میں ارشاد فرمایا ہے کہ عیسیٰ
اون کے پاس دفن کیے جائیں گے علیہ الصلوٰۃ والسلام فی المرقاة ای و
مکتوب فیہا ایضاً ان عیسی یدفن معہ قال الطیبی ہذا ہو المکتوب
فی التورۃ۔

حدیث چہلم : ابن عباسؓ حضرت ابومریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی یہی
عیسی بن مریم فیصلی الصلوات ویجمع الجمع و یزید فی
الحلال کانی بہ تجد بہ رواحہ ببطن الروحاء حاجاً
او معتزلاً مسی بن مریم اترینگے نماز پڑھتے تھے قائم کریں گے مال حلال کی
افراط کر دیں گے گویا میں انھیں دیکھ رہا ہوں ان کی ساریاں انھیں تیز لے جاتی ہیں
بطن وادی روحانیں حج یا عمرے کے لیے۔

حدیث چہل و یکم : وہی حضرت ترجمان القرآن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی
لا تقوم الساعة حتی یُنزل عیسی بن مریم علی ذرۃ افیق بیدہ
حرۃ یقتل الدجال قیامت قائم نہوگی یہاں تک کہ مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ
والسلام کو دافق کی چوٹی پر نزول فرمائیں ہاتھ میں نیزہ لے جس سے دجال کو قتل
کریں گے۔

حدیث چہل و دوم : وہی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
راوی ان المسیح بن مریم خارج قبل یوم القیمة و لیستغن بہ الناس
عن سواہ بیشک مسیح بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام قیامت سے پہلے ظہور

فرمائیں گے آدمیوں کو ان کے سبب اور سب سے بے نیازی چاہیے۔ یہ امر بمعنی اختیار ہے زمانہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہ کوئی قاضی ہو گا نہ کوئی مفتی نہ کوئی بادشاہ اور انھیں کیٹرف سب کاموں میں رجوع ہوگی۔

حدیث چہل و سوم: وہی حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک حدیث طویل ذکر مغیبات آئندہ میں راوی کہ پٹنم و چناں ہو گا پھر مسلمان قسطنطنیہ و رومیہ کو فتح کریں گے پھر دجال نکلیگا اور ان کے زمانہ میں قحط شدید ہو گا فبینما هم کذاک انسمعوا صوتا من السماء ابشروا فقد اتاکم الغوث فبقولون نزل عیسیٰ بن مریم فیستبشرون ویستبشر بهم و یقولون صل یاروح اللہ فیقول ان اللہ اکرم هذه الامة فلا یتنبی لا حدان یؤمهم الا منهم فیصلی امیر المؤمنین بالداس و یصلی عیسیٰ خلفہ لوگ اسی ضیق و پریشانی میں ہو گئے ناگاہ آسمان سے ایک آواز سنیں گے خوش ہو کہ فریاد رس تمہارے پاس آیا مسلمان کہیں گے کہ عیسیٰ بن مریم اترے خوشیاں کریں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام انھیں دیکھ کر خوش ہو گئے مسلمان عرض کریں گے یاروح اللہ نماز پڑھائیے فرمائیں گے اللہ عز و جل نے اس امت کو عزت دی ہے اسکا امام اسی میں سے چاہیے امیر المؤمنین نماز پڑھائیں گے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے سلام پھیر کر اپنا بیڑہ لیکر دجال کے پاس جا کر فرمائیں گے ٹھہراے دجال اے کذاب۔ جب وہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھیں گے اور انکی آواز پہچانیں گے ایسا گئے لگیں گے جیسے آگ میں راتک یا دھوپ میں چربی اگر روح اللہ نے ٹھہر فرما دیا ہوتا تو ٹکڑا ہوتا جاتا پس عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

او سکی چھاتی پر نیزہ مار کر واصل جہنم کرینگے پھر اس کے لشکر کو کہ یہود و منافقین
 ہو گئے قتل فرمائیں گے صلیب توڑینگے خنزیر کو نیست و نابود کرینگے اب لڑائی
 موقوف اور امن چین کے دن آئینگے یہاں تک کہ بھیڑیے کے پہلو میں بکری
 پیشگی اور وہ آنکھ اوٹھا کر نہ دیکھیں گے سانپ سے کھیلے گے وہ نہ کانٹے گساری
 زمین عدل سے بھر جائیگی پھر خروج یا خروج و ما جوع اور انکی فنا وغیرہ کا حال بیان
 کر کے فرمایا ویقبض عیسیٰ بن مریم و ولیہ المسلمون و غسلوه و
 حنطوه و کفنوه و صلوا علیہ و حضروا لہ و دفنوه الحدیث ان
 سب و قاتل کے بعد عیسیٰ بن مریم علیہا الصلوٰۃ والسلام وفات پائیں گے مسلمان
 او کی تجھیز کرینگے تہلا ینگے خوشبو لگا ینگے کفن دینگے نماز پڑھیں گے قبر کھود کر
 دفن کرینگے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بے قصد استیعاب تینتالیس
 حدیثیں ہیں جن میں ایک چہل حدیث پوری حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ
 تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے ثمانیہ و ثلاثون نصابا ثمان وثلثۃ حکما
 اما عبد اللہ بن عمر و فکثیر اما یا خذ عن الاوائل اور ایک حدیث میں
 تو کلام اللہ تو ربات مقدس کا ارشاد ہے اور خود قرآن عظیم میں بھی اسکا اشعار
 موجود قال اللہ عزوجل وَاَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ عَنَّا اَنِي قَوْلَهُ تَعَالٰی وَ اِنَّہٗ لَعِلْمٌ
 لِّلْسَاعَةِ یَشَکُ مَرِیْمَ کا بیٹا علم ہے قیامت کا یعنی اون کے نزول سے معلوم ہو جائیگا
 کہ قیامت اب آئی حضرت ابو ہریرہ و حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہم کی قرأت و اِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلْسَاعَةِ یَشَکُ ابن مریم نشانی ہیں قیامت کیلئے۔
 معالم التنزیل میں ہے و اِنَّہٗ یعنی عیسیٰ لعلم للساعة یعنی نزولہ من

اشراف الساعة يعلم به قريبا و قرأ ابن عباس و ابو هريرة وقتادة
 و انه لعلم للساعة بفتح اللام والعين اى امارة و علامة مارك
 التزئيل میں ہے وانه لعلم للساعة و ان عيسى عليه الصلاة والسلام
 مما يعلم به مجئى الساعة و قرأ ابن عباس رضى الله تعالى عنهما
 العلم و هو العلامة اى و ان نزوله علم الساعة امام جلال الدين محلى تفسير
 جلالين میں فرماتے ہیں وانه اى عيسى لعلم للساعة تعلم بنزوله بالجمله
 یہ مسئلہ قطعیہ یقینیہ عقائد اہل سنت و جماعت سے ہے جس طرح اس کا راساً منکر
 گمراہ بالیقین یو ہیں اسکا بدلنے والا اور نزول عیسیٰ بن مریم رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ
 والسلام کو کسی زید و عمرو کے خروج پر بھالنے والا بھی ضال مضل بدوین کہ
 ارشادات حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دونوں نے تکذیب کی
 وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَيَّ مَنَقَلِبٍ يَنْقَلِبُونَ ۝

مسئلہ ثالثہ: سیدنا روح اللہ صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ کی حیات۔

اقول: اس کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ وہ اب زندہ ہیں یہ بھی مسائل قسم ثانی سے
 ہے جس میں خلاف ٹکریگا مگر گمراہ کہ اہلسنت کے نزدیک تمام انبیاء کرام علیہم
 الصلوٰۃ والسلام بحیات حقیقی زندہ ہیں اونکی موت صرف تصدیق و عہد الہیہ کے
 لئے ایک آن کو ہوتی ہے پھر ہمیشہ حیات حقیقی ابدی ہے انہم کرام نے اس مسئلہ کو
 محقق فرمادیا ہے و قد فصلها سيدنا الوالد المحقق دام ظلہ فی کتابہ
 سلطنة المصطفیٰ فی ملکوت کل الوری دوسرے یہ کہ اب تک ان پر
 موت طاری نہ ہوئی زندہ ہی آسمان پر اوٹھا لیے گئے اور بعد نزول دنیا میں

سالہا سال تشریف رکھ کر اتمام نصرت اسلام وفات پانچویں کے یہ مسائل قسمیں
 اخیرین سے ہے اس کے ثبوت کو لوگ اس قدر کافی دوائی کہ رب جل وعلا نے فرمایا
وَأَنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لِيُؤْمِنُوا بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ جس کی تفسیر حضرت
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے
 گزرنے مخالف نے اپنی جہالت سے سرف سحیح بخاری کی تخصیص کی تھی یہ تفسیر نہ
 سرف او نہیں بلکہ سحیح بخاری و مسلم و ابونہ میں موجود شرح مشکوٰۃ شریف
 للعلماء الطہری میں سے استدلال بالایۃ علی نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ
 والسلام فی آخر الزمان مصدق الحدیث و تحریرہ ان الضمیرین
 فی بہ و قبل موته لعیسیٰ والمعنی وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن
 بعیسی قبل موت عیسیٰ و هم اهل الکتاب الذین یكونون فی زمان
 نزوله فتكون الملة واحدة وھی ملة الاسلام خلاصہ یہ کہ حضرت
 ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس آیت سے تصدیق حدیث کے لیے نزول عیسیٰ
 علیہ الصلاۃ والسلام پر استدلال فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہر کتابی عیسیٰ کی
 موت سے پہلے ضرور اس پر ایمان لائیگا ہے اور وہ وہ یہود و نصاریٰ ہیں جو بعد
 نزول عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام ان کے زمانے میں ہونگے تو تمام روئے زمین پر
 سرف ایک دین ہوگا دین اسلام و بس نقلہ عنہ الملاح علی القاری فی
 المرقاة - ثانیاً یہی تفسیر بسند سحیح دوسرے صحابی جلیل الشان ترجمان القرآن
 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی مروی جن سے سحیح بخاری
 میں قول موت منقول ہونیکا مخالف نے ادعا کیا تھا سحیح بخاری و ارشاد الساری میں

ہے ثم يقول ابو هريرة بالاسناد السابق مستقلاً على نزول عيسى
 في آخر الزمان تصديقاً للحديث (واقروا ان شئتم) وان من اهل
 الكتب الا ليؤمنن به قبل موته اي وان من اهل الكتب احداً لا
 ليؤمنن بعيسى قبل موت عيسى وهم اهل الكتب الذين يكونون
 في زمانه فتكون الملة واحدة وهي ملة الاسلام ولهذا جزم ابن
 عباس رضي الله تعالى عنهما فيما رواه ابن جرير من طريق
 سعيد بن جبيرة عنه باسناد صحيح يعني اس حدیث کو روایت کر کے ابو ہریرہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخر زمانے میں عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزول پر دلیل
 لانے حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے جائز ہے فرماتے تم چاہو تو یہ آیت پڑھو
 وان من اهل الكتب الا ليؤمنن الا یہ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ ہر کتابی
 ضرور ایمان لائیو والا ہے عیسیٰ پر اونکی موت سے پہلے اور وہ وہ کتابی ہیں جو اس وقت
 اون کے زمانے میں ہو گئے تو سارے جہان میں صرف ایک دین اسلام ہو گا اور
 اسی پر جزم کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس حدیث میں جو ان
 سے ابن جریر نے اون کے شاگرد رشید سعید بن جبیر کے واسطے سے سند صحیح
 روایت کی۔ انتہی۔ اور یہی تفسیر امام حسن بصری سے مروی ہوئی کما سیاقی انشاء اللہ
 تعالیٰ ثالثاً تصریحات کثیرۃ المہ کرام و مفسرین عظام و علمائے اعلام امام جلال الملت
 والدین سیوطی تفسیر جلالین میں فرماتے ہیں۔ انی متوفیک قابضک و رافعک
 الی من الدنیا من غیر موت یعنی اللہ عزوجل نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
 سے فرمایا میں تجھے اپنے پاس لے لوں گا اور دنیا سے بغیر موت و بے اٹھا لوں گا۔ تفسیر

امام ابوالقاسم علیؑ میں ہے انه رفع الی السماء ثم يتوفى بعد ذلك عیسیٰ علیہ
 الصلوٰۃ والسلام آسمان پر اٹھالیے گئے ہیں اور اس کے بعد وفات دیے جائیں گے۔
 تفسیر سمیعین و تفسیر فتوحات البیہ میں ہے انه رفع الی السماء ثم يتوفى بعد
 ذلك بعد نزوله الی الارض و حکمہ بشریعة محمد صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم وہ آسمان پر اٹھالیے گئے اور اس کے بعد زمین پر اتر کر شریعت محمد
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حکم کر کے وفات پائیں گے۔ امام بغوی تفسیر معالم
 التنزیل میں فرماتے ہیں قال الحسن والکلبی وابن جریج انی قابضک
 ورافعک من الدنیا الی من غیر موت بذلک یعنی امام حسن بصریؒ نے کہ
 اجلہ ائمہ تابعین و تلامذہ امیر المؤمنین مولیٰ علیؑ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے ہیں
 اور محمد بن السائب کلبی اور امام عبدالملک بن اعین و ابن جریر نے کہ اجل
 واکابر ائمہ تابعین سے اور حسب روایت ائمہ تابعین سے ہیں آیہ کریمہ کی
 تفسیر کی کہ اے عیسیٰ میں تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا بغیر اس کے کہ تیرے جسم کو
 موت لاحق ہو۔ امام فخر الدین رازی تفسیر البیہ میں فرماتے ہیں قد ثبت الدلیل
 انه حی وورد الخبر عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انه
 سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالیٰ یتوفاه بعد ذالک دلیل سے
 ثابت ہو چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام زندہ ہیں اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم سے حدیث آئی ہے کہ وہ عنقریب اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے پھر
 اس کے بعد اللہ عزوجل انہیں وفات دیگا اوس میں ہے التوفی اخذ الشئ
 وافیا ولماعلم اللہ تعالیٰ ان من الناس من یخطر بباله ان الذی

رفعہ اللہ ہو روحہ لا جسدہ ذکرہذ الکلام لیدل انہ علیہ الصلاۃ
 والسلام رفع بتمامہ الی السماء بروحہ و جسدہ توفی کہتے ہیں کسی
 چیز کے پورے لینے کو جبکہ اللہ عزوجل کے علم میں تھا کہ کچھ لوگوں کو یہ وہم
 گزرے گا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی روح آسمان پر گئی نہ بدن لہذا یہ کلام فرمایا
 جس سے معلوم ہو کہ وہ تمام و کمال مع روح و بدن آسمان پر اونٹھائیے گئے۔ تفسیر
 عنایہ القاضی و کفایہ الراشی للعلماۃ شہاب الدین الخفاتی میں ہے سبق انہ علیہ
 الصلاۃ و السلام لم یصلب و لم یمت اوپر گزرا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام
 نہ سولی دیے گئے نہ انتقال فرمایا۔ امام بدر الدین محمود عینی عمدۃ القاری شرح صحیح
 بخاری میں فرماتے ہیں کذا روی عن طریق ابی رجاء عن الحسن قال
 قبل موت عیسیٰ و اللہ انہ لحي ولكن اذا نزل الموابہ اجمعون و
 ذهب الیہ اکثر اهل العلم یعنی آئے کریمہ وان من اهل الکتاب الایہ کی جو
 تفسیر حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی امام حسن بصری سے
 بطریق ابی رجاء مروی ہوئی کہ انہوں نے فرمایا معنی آیت یہ ہیں کہ تمام کتابی
 موت عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام سے پہلے ان پر ایمان لائے ہیں اور فرمایا خدا کی
 قسم عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہیں اور اکثر اہل علم کا یہی مذہب ہے امام شمس
 الدین ابو عبد اللہ محمد ذہبی نے تہذیب الصحابہ اور امام تاج الدین سبکی نے کتاب
 القواعد اور امام ابن حجر عسقلانی نے اصحاب میں سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو
 ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابیو نہیں شمار کیا کہ وہ
 شب معراج حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے

ظاہر ہے کہ اس کی تخصیص اسی بنا پر ہے کہ انھیں یہ دولت قبل طریان موت نصیب ہوئی ورنہ شب معراج حضور کی زیارت کس نبی نے نہ کی امام مکی کے اس مضمون کو ایک جیتاں میں ادا فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت سے وہ کونسا جوان ہے جو باتفاق تمام جہان کے حضرات افضل الصحابہ صدیق اکبر و فاروق اعظم و عثمان غنی و علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سب سے افضل ہے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اس پر فی تہذیب النسخہ میں ہے عیسیٰ المسیح بن مریم الصدیقہ رسول اللہ و کلمتہ القاہالی مریم ذکرہ الذہبی فی التجرید مستدرک علی من قبلہ فقال عیسیٰ بن مریم رسول اللہ رأی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لیلة الا سراء فهو نبی و صحابی و هو احر من یصوت من الصحابة والغزہ القاضی تاج الدین السبکی فی قصیدتہ التی فی اواخر القواعد فقالہ من باتفاق جمیع الخلق افضل من خیر الصحاب ابی بکر و من عمر و من علی و من عثمان و ہوفتہ من امة المصطفیٰ المختار من مضر امام زہبی کی اس عبارت میں یہ بھی تصریح ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے صحابی ہیں جن کا انتقال سب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد ہو گا یہاں کلمات ائمہ دین و علمائے معتمدین کی کثرت اس حد پر نہیں کہ ان کے احاطہ و استیعاب کی تلخ ہو سکے اور اہل حق لیے استدر بھی کافی اور مخالف صحیفہ کی اپنی ناقص عقل کے آگے اس کو کچھ نہیں گنتے ان کے لیے ہزار دفتر ناہی لہذا استدر پر اس کریں۔ ابھی یہی قول موجود ہے اور قول موجود بھی معتمد و مشہور انجلی

شرح صحیح بخاری شریف سے گزرنا ذہب الیہ الثر اہل العلم خامسایں قول صحیح و مرتب اور قول صحیح کا مقابلہ ساقط و نامعتبر۔ امام قرطبی صاحب مفہم شرح صحیح مسلم پھر حاتمہ الوجود امام ابوالسعود و تفسیر ارشاد العقل السلیم میں فرماتے ہیں

الصحيح ان الله تعالى رفعه من غير وفاة و لا نوم كما قال الحسن وابن زيد هو اختيار الطبري و هو الصحيح عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں زندہ بیدار اٹھایا نہ ان کا انتقال ہوا نہ اس وقت سوتے تھے جیسا کہ امام حسن بصری و ابن زید نے تصریح فرمائی اور اسکو امام طبری نے اختیار کیا اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی صحیح روایت یہی ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے

القول الصحيح انه رفع و هو حي صحیح قول یہ ہے کہ وہ زندہ اٹھالیے گئے۔

اقول: یہ تو بالیقین ثابت کہ وہ دنیا میں غنیمت پر نزول فرمائیے والے ہیں اور اس کے بعد وفات پانا قطعاً ضرور تو اگر آسمان پر اٹھائے جانے سے پہلے بھی وفات ہوئی ہوتی تو دوبار انکی موت لازم آئیگی کیونکر امید کیجائے کہ اللہ عزوجل اپنے ایسے محبوب جمیل ایسے رسول عظیم و جلیل پر (کہ ان پانچ مرسلین اولی العزم صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہم سے ہیں جو باقی تمام انبیاء مرسلین و خلق اللہ اجمعین سے افضل اور زیادہ محبوب رب عزوجل ہیں) دوبار مصیبت مرگ بھیجے گا جب حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم کا وصال شریف ہوا اور امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سخت صدمے کی دہشت میں تلواریں کھینچ کر کہنے لگے خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم نے انتقال نہ فرمایا

اور انتقال فرمائیں گے یہاں تک کہ منافقوں کی زبانیں اور ہاتھ پاؤں کانٹیں اور اون کے قتل کا حکم دیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نعش اقدس پر حاضر ہوئے جھک کر روتے انور پر بوسہ دیا پھر روئے اور عرض کی بابی انت وامی و اللہ لا یجمع اللہ علیک موتین اما الموتۃ الّتی کتبت علیک فقد متھا میرے ماں باپ حضور پر قربان خدائی قسم اللہ تعالیٰ حضور پر وہ موتیں جمع فرمائیں گے وہ جو مقدر تھی ہو چکی بابی انت و امی طبت حیا و میتا والذی نفسی بیدہ لا ینذیقک اللہ الموتین ابدأ میرے ماں باپ حضور پر قربان حضور زندگی میں بھی پائیزہ اور بعد انتقال بھی پائیزہ قسم اوس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اللہ تعالیٰ بھی حضور پر وہ موتیں نہ چکھائیگا۔ رواہ البخاری والنسائی وابن ماجہ عن ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو ایسی بات جہتک نص صریح سے ثابت نہوا نبیاء اللہ خصوصاً ایسے رسول جلیل کے حق میں ہرگز نہ مانی جائیگی خصوصاً روح اللہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جنہی دعا یہ تھی کہ الہی اگر تو یہ پیالہ یعنی جام مرگ کسی سے پھیرا جائے تو مجھے پھیر دے بارگاہ عزت میں رسول اللہ کی جو عزت ہے اوپر ایمان لائیو الابد میل صریح واضح تصریح کے کیونکر مان سکتا ہے کہ وہ یہ دعا کریں اور رب عزوجل اس کے بدلے اون پر موت پر موت نازل فرمائے یہ ہرگز قابل قبول نہیں انصاف کیجئے تو ایک یہی دلیل اون کے زندہ اٹھالیے جانے پر کافی و کافی ہے وباللہ التوفیق۔

تنبیہ دوم اقول: قرآن مجید سے اتنا ثابت اور مسلمان کا ایمان کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام یعود عنود کے کمر و کیو سے پھر آسمان پر تشریف لیں۔

رہا یہ کہ تشریف لیجانے سے پہلے زمین پر اون کی روح قبض کی گئی اور جسم یہیں چھوڑ کر صرف روح آسمان پر اٹھائی گئی اس کا آیت میں کہیں ذکر نہیں یہ دعویٰ زائد ہے جو مدعی ہو ثبوت پیش کرے ورنہ قول بے ثبوت محض مردود ہے مخالف نے جو کچھ ثبوت میں پیش کیا سب یہود ہے وہ یا تو نوافل اوس کے اپنے دل کا اختراع ہے یا مطلب سے محض بیگانہ جس میں مقصود کی بوجہ بھی نہیں یا مراد میں غیر نص جو مدعی کیلئے ہر گز بکار آمد و کافی نہیں۔ سب کا بیان سنئے ایک افترا تو اوس کا وہ کہنا ہے کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان آیات کی تفسیر میں ثابت فرمادیا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد قبض روح آسمان پر اٹھائے گئے۔ دوسرا افترا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر کہ انہوں نے ایسا فرمایا حالانکہ ہم ابھی ثابت کر آئے کہ اونسے سند صحیح اس کا خلاف ثابت ہے وہ اسی کے قائل ہیں کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہی وفات شپائی اون کی موت سے پہلے یہود و نصاریٰ اون پر ایمان لائے امام قرطبی سے گزرا کہ یہی روایت ابن عباس سے صحیح ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔

تیسرا افترا: صحیح بخاری شریف پر کہ اوسمیں یہ تفسیر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و ابن عباس سے مروی ہے حالانکہ اوسمیں بروایت حضرت ابن عباس صرف استدر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا انکم محشورون وان ناسا یؤخذ بہم ذات الشمال فاقول کما قال العبد الصالح و کنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم الی قولہ العزیز الحکیم یعنی تمہارا حشر ہو گا اور کچھ لوگ بائیں طرف یعنی معاذ اللہ جانب جہنم

لیجائے جائیگے میں وہ عرش کروٹگا جو بندہ صالح عیسیٰ بن مریم نے عرش کیا کہ
 میں اون پر گواہ تھا جب تک انہیں موجود رہا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی اوپر مطلع
 رہا اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر
 تو انہیں بخش دے تو تو ہی ہے غالب حکمت والا اس حدیث میں مدعی کے اس
 دعوے کا کہاں پتا ہے کہ آسمان پر جانے سے پہلے وفات ہوئی اور صرف روح
 اٹھائی گئی۔ اور بیگانہ و بعلاق اس آیت کریمہ **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي كُنْتُ أَنْتَ
 الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ** کا ذکر ہے یہاں اگر وفات پہنچتی موت ہو چکی تو یہ تو روز
 قیامت کا مکالمہ ہے رب العزت جل جلالہ فرماتا ہے **يَوْمَ يَجْمَعُ اللَّهُ الرُّسُلَ
 فَيَقُولُ مَا ذَا أَحْبَبْتُمْ** **قَالُوا لَا عِلْمَ لَنَا إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ** **إِذْ
 قَالَ اللَّهُ يَعْيسَى ابْنُ مَرْيَمَ اذْكُرْ نِعْمَتِي عَلَيْكَ اذْكُرْ قَوْلَ تَعَالَى وَإِذْ قَالَ
 اللَّهُ يَعْيسَى ابْنُ مَرْيَمَ أَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّي آلِهَتَيْنِ مِنْ
 دُونِ اللَّهِ** **قَالَ سُبْحَنكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقِّ** **إِنْ
 كُنْتُ قُلْتُهُ فَقَدْ عَلِمْتَهُ** **تَعَلَّمَ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ**
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ **مَا قُلْتَ لَهُمْ إِلَّا مَا أَمَرْتَنِي بِهِ أَنْ أَعْبُدُكَ وَ**
اللَّهُ رَبِّي وَرَبُّكُمْ **وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا لَمْتُ فِيهِمْ** **فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي
 كُنْتُ أَنْتَ الرَّقِيبَ عَلَيْهِمْ** **وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ** **إِنْ تُعَذِّبْ
 بِهِمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ** **وَإِنْ تُغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الْحَكِيمُ** **قَالَ
 اللَّهُ هَذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصَّادِقِينَ صِدْقُهُمْ** **جسدن جمع فرمایگا اللہ تعالیٰ**
 رسول کو پھر فرمایگا تمہیں کیا جواب ملا بولے ہمیں کچھ خبر نہیں بیشک تو ہی خوب

جانتا ہے سب چھپی باتیں جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم کے بیٹے یاد کر میرے
 احسان اپنے اوپر (پھر احسانات گنا کر فرمایا) اور جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ مریم
 کے بیٹے کیا تو نے کہہ دیا تھا لوگوں سے کہ بنا لو مجھے اور میری ماں کو وہ خدا اللہ کے
 سوا بولا پاکی ہے تجھے مجھے روا نہیں کہ وہ کہوں جو مجھے نہیں پہنچتا اگر میں نے کہا تو
 تجھے خوب معلوم ہو گا تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور میں نہیں جانتا جو
 تیرے علم میں ہے بیشک تو ہی خوب جانتا ہے سب چھپی باتیں میں نے نہ کہا اون
 سے مگر وہی جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ پوچھو اللہ کو جو مالک ہے میرا اور تمہارا اور میں
 اون پر گواہ تھا جب تک میں اون میں تھا جب تو نے مجھے وفات دی تو ہی اون پر مطلع رہا
 اور تو ہر چیز پر گواہ ہے اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو
 انہیں بخش دے تو بیشک تو ہی غالب حکمت والا ہے فرمایا اللہ نے یہ دن ہے
 جسمیں نفع دیکھا چھو نکو اون کا بچ۔ اول سے آخر تک یہ ساری گفتگو روز قیامت کی ہے
 کہنے کہا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کبھی وفات پائینگے ہی نہیں کہ روز قیامت بھی
 اپنی وفات کا ذکر نہ کر سکیں شاید جاہل یہاں قال اللہ اور قال سبحانک میں
 ماضی کے صیغے دیکھ کر سمجھا کہ یہ تو گزری ہوئی باتیں ہیں اور قیامت کا دن ابھی نہ
 گزرا حالانکہ وہ نہیں جانتا کہ کلام فصیح میں آئندہ بات کو جو یقینی ہو نیوالی ہے ہزار
 جگہ ماضی کے صیغے سے تعبیر کرتے ہیں یعنی وہ ایسی یقینی الوقوع ہے کہ گویا واقع
 ہوئی قرآن مجید میں بکثرت ایسے محاورات ہیں سورہ اعراف میں دیکھیے وَنَادَى
 أَصْحَابُ الْجَنَّةِ أَصْحَابَ النَّارِ جنتیوں نے دوزخیوں کو پکارا کہ ہم نے تو پایا جو
 وعدہ دیا ہمیں ہمارے رب نے سچا کیا تم نے بھی پایا جو تمہیں وعدہ دیا تھا سچا قالوا

نَعَمْ وَهُوَ يُدْعَىٰ بِالْمَآذِنِ مُؤَدِّنٌ بَيْنَهُمْ تَوْدِئُكَ ابْنُكَ اِيك ايك ندا دینے والے نے
 کہ خدا کی پھکار ستکاروں پر وَنَادَوْا اَصْحَبَ الْجَنَّةِ اَنْ سَلِّمْ عَلَيْكُمْ اعراف
 والے پکارے جنت والوں کو سلام تم پر وَنَادَىٰ اَصْحَبُ الْأَعْرَافِ رَحًا
 لَا يَعْرِفُونَهُمْ بِسْمِهِمْ اور اعراف والے پکارے دوزخیوں کو اذان کے علامت
 سے پہچان لرونادی اَصْحَبُ النَّارِ اَصْحَبَ الْجَنَّةِ اور دوزخی پکارے
 جنتیوں کو کہ ہمیں اپنے پانی وغیرہ سے کچھ دے قالوا ان الله حَزَّ مَهْمَا عَلَى
 الْكَافِرِينَ بولے اللہ نے یہ نعمتیں کافروں پر حرام کی ہیں۔ اسی طرح سورۃ صافات
 میں وَاَقْبَلْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ الْآيَاتِ اور سورۃ ناس میں قالوا
 بَلْ أَنْتُمْ لَا مَرْحَبًا بِكُمْ **اِنَّ ذٰلِكَ لَحَقٌّ تَخَاضِعُ اَهْلُ النَّارِ** تک
 دوزخ میں دوزخیوں کا باہم **يَتَسَاءَلُونَ** وَنَفَخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ
 مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ سے وقالوا
 الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي صَدَقْنَا لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تمام وقائع دوز قیامت صغیراے ماضی میں
 ارشاد ہوئے ہیں اور خود اسی آیت میں دیکھتے ہیں کہ یہاں بھی اور اُنکا جواب بصیغہ
 فرمایا گئے کیا جواب پایا بولے ہمیں کچھ علم نہیں۔ یہاں بھی اور اُنکا جواب بصیغہ
 ماضی ارشاد فرمایا اور ناکافی و نامثبت آیہ کریمہ اِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسَىٰ ابْنِ
 مَرْيَمَ اذْفَعِكْ وَرَافِعُكَ اِلَىٰ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا سے استدلال جسمیں
 ارشاد ہوتا ہے کہ جب فرمایا اللہ نے اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا اور اپنی
 طرف اٹھالینے والا اور کافروں سے دور کر دینے والا ہوں اولاً حرف واو ترتیب کے
 لیے نہیں کہ او سمیں جو پہلے مذکور ہو اور کا پہلے ہی واقع ہونا ضرور ہو تو آیت سے

صرف اتنا سمجھا لیا کہ وفات و رفع و تنزیل سب کچھ ہونیوالے ہیں اور یہ بلاشبہ
حق ہے یہ کہانے مقبوس ہوا کہ رفع سے پہلے وفات ہو گئی۔ تفسیر امام علیؑ کی
میں ہے مَتَوَفَّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَى كَلَا هُمَا لِلْمُسْتَقْبَلِ وَالتَّقْدِيرِ رَافِعُكَ
إِلَى وَ مَتَوَفَّيْكَ لِأَنَّهُ رَفَعَ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ يَتَوَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ تَفْسِيرِ كِلَيْهِ
تفسیر جملہ و تفسیر مدارک و تفسیر شافعیہ و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد احنبل میں
ہے وَاللَّفْظُ لِلنَّسْفِ أَوْ مِمَّتِكَ فِي وَقْتِكَ بَعْدَ النُّزُولِ مِنَ السَّمَاءِ وَ
رَافِعُكَ إِلَّا أَنْ أَذَالُوا وَلَا يُوْجِبُ الْقَرِيبُ تَفْسِيرِ بَعْدِ مِمَّتِكَ فِي الْآيَةِ تَدُلُّ
عَلَى أَنَّهُ تَعَالَى يَفْعَلُ بِهِ هَذِهِ الْأَفْعَالُ فَمَا كَيْفَ يَفْعَلُ وَ مَتَى يَفْعَلُ
فَالْأَمْرُ بِهِ مَوْقُوفٌ عَلَى الدَّلِيلِ وَهُدُوسُ الدَّلِيلِ أَنَّهُ عَلَى تَأْتِيهِ تَوَفِّي خَوَاهُ
تَوَاوُسْتِي مَوْتِ مِمَّنْ نَحْنُ نَحْمَدُ تَوَفِّي كَيْفَ تَسْلُو تَفْسِيرِ اُورِوْرَالِ لِيْنِے كَوْنِے
کی عبارت اوپر تکرری کہ محقق یہ ہیں کہ شیخ نسیم و روت تمام و کمال اور محالو تفسیر
جہالین سے گزراستوفیک قابضک و رافعک من غیر موت محال انحرط
سے گزرا کہ حسن بنی و ابن جریر نے کہا انی قابضک و رافعک من غیر
موت بدنک لای میں ہے علی ہذا فی التوقی تاویلان احمد ہمانی
رافعک الی وافیالم ینا لوامنک شیاً من قولہم توفیت معہ کذا وکذا
واستوفیتہ اذاخذتہ تا ماً و الاخرانی متسلمک من قولہم توفیت
منہ کذا ای تسلمتہ شافعی و آوار انحرط و تفسیر ابی اسعود و تفسیر نسفی میں ہے
او قابضک من الارض من توفیت مالی خزانہ علی البضاء کی میں ہے
ولذا فسر التوفی برفعه و اخذه من الارض کما یقال توفیت المال

اذا قبضتہ غالباً توفی بمعنی استیفاہی اجل ہے یعنی تمہیں تمہاری عمر کامل تک
 پہنچاؤنگا اور ان کافروں کے قتل سے بچاؤنگا انکا ارادہ پورا نہ ہوگا تم اپنی عمر مقرر تک
 پہنچ کر اپنی موت انتقال کرو گے تفسیر سبب و تفسیر جمل و تفسیر مدارک و تفسیر
 کشاف و تفسیر بیضاوی و تفسیر ارشاد میں ہے انی مستوفی اجلک و مؤخرک
 و عاصمک من ان یقتلک الکفار الی ان تموت حتف انفک تفسیر کبیر
 میں ہے ای متم عمرک فحینئذ اتوفاک فلا اترکھم حتی یقتلوك و
 هذا تاویل حسن رابعاً وفات بمعنی خواب خود قرآن عظیم میں موجود قال
 اللہ تعالیٰ وَهُوَ الَّذِی یَتَوَفَّکُمْ بِالْیَیْلِ اللہ ہے جو تمہیں وفات دیتا ہے رات میں
 یعنی سلاتا ہے۔ و قال اللہ تعالیٰ اللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنفُسَ حَیْنَ مَوْتِہَا وَالَّتِیْ لَمْ
 تَمُتْ فِی مَنَامِہَا اللہ تعالیٰ وفات دیتا ہے جانوں کی موت کے وقت اور جو نہ
 مرے اور نہیں اون کے سوتے میں۔ تو معنی یہ ہوئے کہ میں تمہیں سلاؤں گا اور
 سوتے میں آسمان پر اٹھا لوں گا کہ اٹھائے جائے میں دہشت نہ لاحق ہو یہی قول
 امام ربیع بن انس کا ہے معالم میں ہے قال الربیع بن انس المراد بالتوفی
 النوم وکان عیسیٰ قد نام فرفعه اللہ تعالیٰ الی السماء و معناه انی
 منیمک ورافعک الی مدارک میں ہے اومتوفی نفسک بالنوم و رافعک
 وانت نائم حتی لا یلحقک خوف و تستیقظ وانت فی السماء امن
 مفرب کشاف و انوار و ارشاد میں ہے اومتوفیک نائماً اذروی انه رفع نائماً
 اور انکے سوا آیت میں اور بھی بعض وجوہ کلمات علما میں مذکور۔ تو وفات کو بمعنی
 موت لینا اور اسے قبل از رفع ٹھہرا دینا محض بیدار کیل ہے جسکا آیت میں اصلاً پتا

نہیں۔

اقول : بلکہ اگر خدا انصاف دے تو آیت تو اس منزعوم مخالف کا رد فرما رہی ہے ان کلمات کریمہ میں اپنے بندے عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تین بشارتیں تھیں **مَتَوَفَّيْكَ رَافِعُكَ مَطَهَّرُكَ** اگر معنی آیت یہی ہوں کہ میں تمہیں موت دوں گا اور بعد موت تمہاری روح کو آسمان پر اٹھا لوں گا تو انہیں سوا اس کے کہ او نہیں موت کا پیغام دیا گیا اور کوئی بشارت تازہ ہے مرنیکے بعد ہر مسلمان کی روح آسمان پر بلند ہوتی اور کافرو نے نجات پاتی ہے قال اللہ تعالیٰ **إِنَّ الَّذِينَ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا وَاسْتَكْبَرُوا عَنْهَا لَا تُفَتَّحُ لَهُمْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ بِشَاقِ** جن لوگوں نے ہماری آیتیں جھٹلائی اور انہیں **اور** انہیں کبر کیا اور ان کے لیے نہ کھولے جائیں گے دروازے آسمان کے۔ تو کافر کی روح آسمان پر نہیں جاتی بلکہ عذاب جب لے کر جاتے ہیں درہائے آسمان بند کر لئے جاتے ہیں کہ یہاں اس ناپاک روح کی جگہ نہیں بخلاف مومن کہ اس کی روح بلند ہوتی اور زیر عرش اپنے رب جل و علا کو سجدہ کرتی ہے تو پچھلی باتیں ہر مسلمان کی روح کو حاصل آیت میں صرف خبر موت رہ گئی اور ہمارے طور پر ہر ایک بشارت عظیمہ مستقلہ ہے کہ میں تمہیں عمر کامل تک پہنچاؤں گا یہ کافر قتل نہ کر سکیں گے اور جیتے ہی آسمان پر اٹھا لوں گا اور کافر دوسے ایسا دور و پاک کر دوں گا کہ عمر بھر کسی کافر کو تم پر اصلا دسترس نہ ہوگی جب دوبارہ دنیا میں آو گے یہ جو تمہیں قتل کرنا چاہتے ہیں تم خود انہیں قتل کرو گے اور انہیں کو نہیں بلکہ تمام کافروں سے سارے جہان کو پاک کر دو گے کہ ایک دین حق تمہارے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہو گا اور تم

تمام عالم میں اوس کے مرجع و مآبہ شرعی کلام میں فرمایا ہے
 وَمَكْرُؤًا مَّا كَرَّ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ اِذْ قَالَ اللَّهُ يٰعِيسٰى اِنِّىْ
 مُتَوَفِّىْكَ اَلَا يٰسَیْہَا یٰی ارشاد ہوتا ہے کہ کافروں نے عیسیٰ کے ساتھ مکر کیا
 او انھیں قتل کرنا چاہا اور اللہ عزوجل نے او انھیں اون کے مکر کا بدلہ دیا کہ اون کا مکر
 اٹھایا او انھیں پر پڑا جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے اب عیسیٰ میں تیرے ساتھ یہ باتیں
 کرنے والا ہوں۔ انصاف کہتے اگر کچھ دشمن کسی بادشاہ ذوالاقتدار کے محبوب کو
 قتل کرنا چاہتے ہوں اور وہ اوست بچائے تو بچانیکے معنی یہ ہونگے کہ اوست سلامت
 نکال لیجائے اور اون کا چاہا نمونے پائے کہ اون کے قتل سے یوں محفوظ رکھے کہ
 خود موت دیدے اون کی مراد تو یوں بھی ہے کہ آخر جو اس کا قتل چاہے اوس کی
 غرض یہی ہوتی ہے کہ جان سے جائے وہ قتل ہو گیا اون کے ہاتھوں کسی اللہ
 کے ہاتھ سے سبھی بخلاف اس کے کہ او انھیں اون کے قادر ذوالجلال والا کرام
 نے زندہ اپنے پاس اٹھالیا کہ انھیں پھر بھیجکر ان خبیثوں کی شرارتیں او انھیں کے
 دست مبارک سے نیست و نابود کرائے تو یہ سیاق بدلہ اون ملعونوں کے مکر کا ہے
 وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ ۝ هٰكذَا يَنْبَغِي التَّحْقِیْقُ وَاللَّهُ وَلِی التَّوْفِیْقِ
 مسلمانوں ان مکروں کا ظلم قابل غور ہے جسے تو محض بے ضابطہ وہ جبروتی تقاضے
 تھے کہ ثبوت حیات صرف قرآن سے دو آیت بھی قطعاً الدلالة ہو حدیث ہو
 بھی تو خاص صحیح بخاری کی ہو حالانکہ از روئے قواعد علمیہ ہمارے ذمے ثبوت
 دینا ہی نہ تھا ہماری تقریرات سے روشن ہو چکا کہ مسئلے میں مخالفین مدعی ہیں اور
 بار ثبوت ذمہ مدعی ہوتا ہے تو ایک تو اولیٰ مطالبہ اور وہ بھی ایسی تنگ قیدوں سے

جو عقلاً و نقلاً کسی طرح لازم نہیں اور بسبب خود ان مدعی صاحبو کو ثبوت دینے کی نوبت آئی تو وہ گل کترے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افترا حضرت عبد اللہ بن عباس پر افترا صحیح بخاری شریف پر افترا محسن بیگانہ و اجنبی سے استناد نہ قرآن پر بس نہ قطعیت کی ہوس اور کیا انسانی کے سر پر سینک ہوتے ہیں ولا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

تنبیہ سوم : ان نے فیشن کے سیکو تکاپے کج رسول اللہ و کلمۃ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اہمیت یہ سوال کہ اس دو بار درجوں میں وہ نبی کریمؐ اور وہ نبوت یا رسالت سے خود مستغنی ہو گئے یا وہ خود خدا کے تعالیٰ اس عہدہ جلیلہ سے معزول کر کے امتی بنا دیا اگر ایسا ہوتا ہے تو محض سفاقت و جہالت ورنہ صریح شرارت و عناد است۔ حاشا اللہ نہ وہ خود مستغنی ہو گئے نہ کوئی نبی نبوت سے استعفاء دیتا ہے نہ اللہ عز و جل انہیں معزول فرمایا نہ کوئی نبی معزول کیا جاتا ہے وہ ضرور اللہ تعالیٰ کے نبی ہیں اور ہمیشہ نبی رہینگے اور ضرور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں اور ہمیشہ امتی رہینگے یہ سنیہ اپنی حماقت سے نبی ہونے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہونے میں باہم منافات سمجھا یہ اوس کی جہالت اور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قدر و رفع سے غفلت ہے وہ نہیں جانتا کہ ایک عینی روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر موقوف نہیں ابراہیم خلیل اللہ و موسیٰ کلیم اللہ و نوح نبی اللہ و آدم صغی اللہ و تمام انبیاء اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہم و سلم سب کے سب ہمارے نبی اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی ہیں حضور کا نام پاک نبی الانبیاء ہے حدیث میں ہے حضور نبی

الانبیاء علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں لو کان موسیٰ حیاً ما وسعه
 الا اتباعی لکرمو کی زندگی نہ ہوتے اور انھیں یہی کی پیروی کے سوا کچھ گنجائش نہ ہوتی
 رواہ احمد والبیہقی فی الشعب عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہما اور فرماتے ہیں علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم والذی فقس محمد
 ببده لوبدا لکم موسیٰ فاتبعتموه وترکتونی لضالتم عن سواء
 السبیل ولو کان حیاً وادرك نبوتی لا تبعنی قسم اوس کی جس کے قبضہ
 قدرت میں محمد علی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان پاد ہے مگر موی احمد سے لئے
 ظاہر ہوں اور تم مجھے پیچھا کر اؤ گی بیوقوف رہو تو سیدھی راہ سے بہک جاؤ گے اور
 اگر وہ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا واسطہ پڑتا تو ضرور میرا اتباع کرتے اور وقت
 اور دست شریف کا ذکر کرتا البتہ السلام کا نام لیا اور نہ انھیں کی
 تخصیص نہیں سب انبیاء کے لیے یہی حکم ہے یہ سب قرآن مجید کا تو نام لیتے اور
 حدیثوں سے متحرک ہو کر فریب دہی توام کیلئے صرف اسی سے اعتماد کا پیام دیتے
 ہیں مگر استغفر اللہ قرآن کی انھیں ہوا بھی نہ گئی یہ سونچو اور قرآن کا نام اگر
 قرآن عظیم کبھی سنا بھی ہوتا تو ایسے بیوقوف سوال کا سوتھ نہ پاتا اللہ عزوجل
 قرآن عظیم میں فرماتا ہے وَإِذَا أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الْبَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّمَا أَرْفَأُكُمْ
 كِتَابَ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتَقُولَنَّ
 وَلَتَنْصُرُنَّهُ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي قَالُوا أَقْرَرْنَا
 قَالَفَاشْهَدُوا أَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ فَقَالَ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ
 هُمُ الْفَاسِقُونَ اور یہ کہ جب اللہ نے عبد لیا سب پیغمبروں سے باب میں

تھیں کتاب و حکمت عطا کروں پھر آنے تمہارے پاس ایک رسول تصدیق فرماتا
 ہوا اس کتاب کی جو تمہارے ساتھ ہے تو تم ضرور ضرور اوپر ایمان لانا اور
 ضرور ضرور اس کی مدد کرنا اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر و کیا تم نے اس بات کا اقرار
 کیا اور اس عہد پر میرا ذمہ لیا سب نے عرض کی جس نے اقرار کیا فرمایا تو آپس میں
 ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں خود تمہارے ساتھ اس عہد کا گواہ ہوں تو جو
 اس کے بعد پھر جائے تو وہی لوگ بیٹھ گئے ہیں۔ کیوں قرآن کا نام لینے والو کیا یہ
 آیتیں قرآن میں نہ تھیں کیا اللہ عز و جل نے اس سخت تاکید شدید کے ساتھ
 سب انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام سے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 پر ایمان لانا عہد نہ لیا کیا اس عہد سے ان سب کو محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
 علیہ وسلم کا امتی نہ بنادیا کیا اس عہد کے لئے وقت اونہوں نے نبوت سے استعفا کیا یا
 اللہ عز و جل نے اونہیں معزول کر کے امتی کر دیا۔ اے سفیہ و اس عہد عظیم پر
 حضرت روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام او ترینگے اور باوجود نبوت و رسالت محمد
 رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے امتی و ناصر دین ہو کر رہینگے

آسمان نسبت بعرش آمد فرو و گرچہ بس عالیت پیش خاک تو
 اس آئے کریمہ کا نفیس جانفزا بیان اگر دیکھنا چاہو تو سیدنا الوالد المحقق دام ظلہ کی
 کتاب مستطاب تجلی البیقین بان نبینا سید المرسلین مطالعہ کرو اور ہمارے نبی
 اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نبی الانبیاء ہونے پر ایمان لاؤ
 گرچہ شیریں دہناں باد شہانہ و لے او سلیمان جہان ست کہ خاتم باوست
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیہم و بارک و مسلم رہا اسکا سوال کہ کس وقت آسمان سے رجوع

کریں گے اس کا جواب وہی ہے کہ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِاعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ اتنا یقینی ہے کہ وہ مبارک وقت بہت قریب آ پہنچا ہے کہ وہ آفتاب ہدایت و کمال الحق رحمت و جمال و قہر و جلال سے طلوع فرما کر اس زمین تیرہ و تار پر تجلی فرمائے اور ایک جھلک میں تمام کفر بدعت نصرانیت یہودیت شرک مجوسیت نیچریت قادیانیت رفض خروج وغیرہ اقسام ضلالت سب کا سویرا کر دے تمام جہان میں ایک دین اسلام ہو اور دین اسلام میں صرف ایک مذہب اہل سنت باقی سب تہ تیغ ولہ الحمد السامیہ مگر تعین وقت کہ آج سے کئی سال کے ماہ باقی ہیں نہ ہمیں بتائی گئی نہ ہم جان سکتے ہیں جس طرح قیامت کے آنے پر ہمارا ایمان ہے اور اس کا وقت معلوم نہیں۔



تنبیہ چہارم : مسلمانو اللہ عزوجل نے انسان کو جامع صفات ملکی و بھیمی و شیطانی بنایا ہے جسے وہ ہدایت فرمائے صفات ملکی ظہور کرتے اور اسے بعض یا کل ملکہ سے افضل کر دیتے ہیں کہ عبدی المؤمن احب الی من بعض ملئکتی شریعت انکی شعار ہوتی ہے اور تقویٰ انکا و ثار کہ لَا یَعْصُونَ اللّٰهَ مَا اَمَرَہُمْ وَیَفْعَلُونَ مَا یُؤْمَرُونَ ۝ تواضع و فروتنی ان کی شان جبلی اور تکبر و تعالیٰ سے تنفر کلی کہ ان الملئکۃ لتضع اجنحتہا لطالب العلم اور جسے صفات بھیمی کی طرف رجوع کی بہائم دار لیل و نہار بطن و فرج کا خادم خوار اور فکر شہوات کا اسیر و گرفتار کہ اُولَئِکَ کَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ط اور جسپر صفات شیطانیہ غالب آئیں تکبر و ترفع اس کا دین و آئین کہ اَبٰی وَاسْتَكْبَرَدَ وَکَانَ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ ۝ یہ ہر وقت طلب جاہ و شہرت میں مبتلا رہتے ہیں کہ کسی طرح وہ بات

نکالتے جس سے آسمانِ تعالیٰ پر ٹوپی اور چھالے دور دور نام مشہور ہو خاص و عام میں
 ذکر مذکور ہوا اپنا گروہ الگ بنائیں وہ ہمارا اقلام ہم ادس کے امام کہلا نہیں انہیں جنگلی
 ہمت پوری ترقی کرتی ہے وہ اَنَارُ بَکْمُ الْاَعْلٰی بولتے اور دعویٰ خدائی کی دکان
 کھولتے ہیں جیسے گزرے ہوؤں میں فرعون و نمرود و غیر ہمارے دور اور آئیوا نہیں
 مسیح قادیانی کے سوا ایک اور مسیح خرنشین یعنی دجال لعین اور جو ادسے کم درجہ
 ہمت رکھتے ہیں کذاب پیامہ و کذاب ثقیف و غیر ہما خبیثوں کی طرح ادعائی
 رسالت و نبوت پر تھکتے ہیں اور گھٹ کی ہمت والے کوئی مہدی موعود ہوتا ہے کوئی
 غوث زمان کوئی مجتہد وقت کوئی چمن و چمن ہندوستان جیسے ملکوں سے اسلام
 بے سروار ہے اور دین بے یار و نفس امارت کی آزادیاں کھلے ہندوں رہنے کی شادیاں
 یہاں رنگ نہ لائیں تو کہاں نہ اوروں چھتر سیکڑوں ریفارمر عقائدان تہذیب
 مشریمان شیر کتنے ہی مہدی کتنے مذہب گر شر اساتذہ کی طرح نکل پڑے اور
 خدا کی شان بیہدی من یُشَاءُ وَ یُضِلُّ من یُشَاءُ جو کوئی کیسے ہی کھلے باطل
 صریح جھوٹ کا نشان ہاندھکر آگے بڑھا کچھ عقل کے اندھے قسمت کے
 اوندھے اوس کے پیچھے ہو لیے آخر یہی آدمی مٹے جو فرعون کو سجدہ کرتے یہی
 آدمی ہوئے جو دجال کا ساتھ دینگے ان صدیوں کے دورے میں مہدی تو کتنے ہی
 نکلے اور زمین کا پیوند ہوئے سنا جاتا ہے ایک صاحب کو پانچ پانی کے زور میں نئی
 اونچ کی سو تھپی کہ مہدی بنا پرانا ہو گیا اور نرا امتی بننے میں لطف ہی کیا لاؤ جیسی
 موعود نہیں اور ادعائی الہام کی بنیاد پر نبوت کی دیوار چٹیں اور ادھر عیسائیو نکارمانہ
 بنا ہوا ہے اگر کہیں صلیب کے صدقے میں تھیب جاگا اور اونگی سمجھ میں آگیا

جب تو جنگل میں جنگل ہے سولی کے دن گئے برسے لی شادی کا دن ہے یورپ و
 امریکا و برہما و انڈیا سب تخت اپنے لی ہیں اپنے ہی بندے خداوند تاج و شہنشاہ ہیں
 پاک نہیں چاند تار پکا جو تار پر سورج کا تاج ہو گا باپ کو جیتے لی معزول کر کے بیٹے
 کا راج ہو گا اور ایسا نہ بھی ہو تو چند گانچہ کے پوسے سے لے کے اٹھ گئے تو نہیں گئے
 لی نہیں یوں بھی اپنا ایک گروہ الگ ہے، شہرت حاصل سرداری پر قرار اس خیال
 کے جہانگیر جہاں پر اروں گل خلائے سحر یا بل نیسہ وہاں ایک پاک سانچہ یہ بھی چلے
 کہ سیدنا حبیب علی نبینا الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام تو مسلم تو مسلم بھی گئے اب وہ کیا خاک
 اور ترین گئے اور کیا کرین و حرم چلے جو کچھ ہیں ہمیں ذات شریفہ ہیں ہمیں آخری امید
 گاہ میں حنیف ہیں ہمیں قاتل خدا ہے جس نے یہود ہمیں کام صلیب ہمیں مسیح
 موعود کو یا انھیں کی ماں کو آکر **JANNAT KAUL** ماحولیت متواترہ میں انھیں
 کے آنے کی دھوم مگر یہ ان کی نری خام ہواں ہے اور حیات و موت عیسوی میں
 ان کی مشکوٰۃ عبث ہم پر چیتے ہیں موت عیسوی منافق نزول سے یا نہیں اگر نہیں اور
 بیشک نہیں جیسا کہ ہم مقدمہ خامہ میں روشن کر آئے ہیں تو اس دعوے سے
 تمسک کیا نفع ملا اور احادیث نزول کو اپنے اوپر ڈھالنے سے کیا کام چلا اور اگر
 بالغرض منافق جانیے تو یقیناً لازم کہ موت سے انکار کیجئے حیات ثابت مایے کہ اگر
 موت ہوتی تو نزول مہوجا مگر نزول یقینی کہ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے
 ارشادات متواترہ و اسکی دلیل قطعی مسلمان ہرگز کسی فریب دہندہ کی بناوٹ مانکر
 اپنے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو معاذ اللہ غلط و باطل جاننے
 والے نہیں جو کوئی اون کے خلاف کہے اگرچہ زمین سے آسمان تک اولے

مسلمان اور کانا پاک قول بدتر از بول اوسی کے موندھ پر مار کر الگ ہو جائینگے اور مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن پاک سے لپٹ جائینگے اللہ تعالیٰ اوان کا دامن نہ چھڑائے دنیا نہ آخرت میں آمین آمین بجاہد عندک یا ارحم الراحمین اور بفرض باطل یہ سب کچھ سہی پھر آخر تمھاری مسیحیت کیونکر ثابت ہوئی ثبوت دو اور اپنے دعوے کی غیرت کی آن ہے تو صرف قرآن سے دو۔ وہ دیکھو قرآن کی بارگاہ سے محروم پھرتے ہو اچھا وہاں نہ ملاحظہ سے دو۔ وہ دیکھو حدیث کی درگاہ سے جانب و خاسر پلٹتے ہو خیر یہاں بھی ٹھکانا نہ لگا تو کسی صحابی ہی کا ارشاد کسی تابعی ہی کا اثر کسی امام ہی کا قول کچھ تو پیش کرو کہ احادیث متواترہ میں مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو نزول عیسیٰ کی بشارت دی ہے اس سے مراد کوئی ہندی پنجابی ہے جہاں جہاں ابن مریم ارشاد سے وہاں کسی پنجابن کا بچہ مغل زادہ مراد ہے اور جب ایسے بدیہی البطلان دعوؤں کا کہیں سے ثبوت نہ دے سکوا ہر طرف سے ناامید ہر طرح سے باطل تو عوام کو چھلنے اور بدبختی کے بدلے اور ترچھے لگنے اور اولے اوچھلنے سے کیا حاصل حضرت مسیح مع جسم و روح یا صرف روح سے بعد انتقال گئے یا جیتے جاگتے تمھیں کیا نفع اور تمہرے ذلت بے ثبوتی کیونکر دفع تمھارا مطلب ہر طرح مفقود تمھارا دعاہر طرح مردود پھر اس بے معنی بحث کو چھیڑ کر کیا سنبھالو گے اور عیسیٰ کی وفات سے مغل کو مرسل پنجابن کو مریم نپٹنے کا کلمہ نزل کو اکرم بیابی کو کو آری ادخال کو دم کیونکر بنا لو گے یا جملہ وہی دو حرف کے مقدمہ ثالثہ و رابعہ میں گزرے ان تمام جہالات فاحشہ کے رو میں کاتی دوانی ہیں واللہ الحمد۔

تنبیہ پنجم: بغرض باطل یہ بھی سہی کہ نزول عیسیٰ سے مراد کسی مماثل
 عیسیٰ کا ظہور ہے مگر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صرف اتنا ہی تو ارشاد
 فرمایا کہ نزول عیسیٰ ہوگا بلکہ اس سے پہلے بہت وقائع ارشاد ہوئے ہیں کہ جب
 یہ واقع ہو لینگے اس کے بعد نزول ہوگا اس کے متعارف بہت احوال و اوصاف
 بتائے گئے ہیں کہ اس طور پر اوتریں گے یہ کیفیت ہوگی اس کے لاحق بہت حوادث
 و کوائف فرمائے گئے کہ اون کے زمانے میں یہ ہوگا آخر ان سب کا صادق آنا تو
 ضرور ہے مثلاً ساقیات میں روم و شام و تمام بلاد اسلام باستثنائے حریم شریفین
 سب مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل جانا سلطان اسلام کا شہادت پانا تمام زمین کا فتنہ و
 فساد سے بھر جانیکے باعث اولیائے عالم کا مکہ معظمہ کو ہجرت کر جانا وہاں حضرت
 امام آخر الزماں کا طواف کعبہ کرتے ہوئے ظہور فرمانا اولیائے کرام و سائر اہل
 اسلام کا اون کے ہاتھ پر بیعت کرنا نصاریٰ کا وابق یا اعماق ملک شام میں لام
 باندھنا۔ اونکی طرف مدینہ طیبہ سے لشکر اسلام کا نہضت فرمانا نصاریٰ کا اپنے ہم
 قوم نو مسلموں سے لڑائی مانگنا۔ مسلمانوں کا انھیں اپنی پناہ میں لینا لشکر مسلمین کا
 تین حصے ہو جانا نصاریٰ پر فتح عظیم پانا فقیاب حصے کا قسطنطنیہ کو نصاریٰ سے چھیننا
 ملحمہ کبریٰ کا واقع ہونا ہزار ہا مسلمانوں کا تین روز اپنے خیموں سے قسم کھا کر نکلنا کہ
 فتح کر لینگے یا شہید ہو جائیں گے اور شام تک سب کا شہید ہو جانا آخر میں نصرت الہی کا
 نزول فرمانا مسلمانوں کا فتح اجل و اعظم پانا اتنے کافروں کا کھیت ہونا کہ پرندہ اگر
 اون کی لاشوں کے ایک کنارے سے اوڑے تو دوسرے کنارے تک پہنچنے سے
 پہلے مر کر گر جائے۔ مسلمانوں کا اموال غنیمت تقسیم کرتے میں اعلیٰس العین کی

زبان سے خروج و جہاں کی غلط خبر شکر یلدا وہاں اوس کا نشان نہ پاتا پھر اوس خبیث
 اعوانا اللہ منہ کا ظہور کرنا بیشمار عجیب دکھانا میں ہر سہا سہی اوس کا مار میں کو علم دیکر
 خزانے اٹکوانا خزانوں کا اوس کے پیچھے ہو لینا سب سے پہلے ستر ہزار یہود طیلسان
 پوش کا اوس کا فر پر ایمان لانا اوس کا لشکر جہاں کا ایک جوان مسلمان کو تموار سے
 دو ٹکڑے کر کے پھر زندہ کرنا اوس کا اس پر فرما کہ اب مجھے اور بھی یقین ہو گیا
 کہ تو وہی کاٹا کذاب ملعون ہے جس سے خروج نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
 نے خبر دی تھی اگر کچھ کر سکتا ہے تو اب تو مجھے یکہ شرر پہنچا پھر اوس کا اون پر
 قدرت نپانا خائب و خام ہو کر رہ جا چاہیں روئے میں اوس ملعون کا حرم میں طہیں
 کے سوا تمام جہاں میں گشت لگانا اٹھ عرصہ کا مس گر ملک شام میں ملے ہو نا اس
 خبیث کا انھیں محاصرہ کرنا بائیں تر اوس میں اسی اور ایلہ الہ کے مور قوں کا تصور ہونا
 کیا تمہارے نکلنے سے پڑھتے یہ سب وقایع واقع ہو لیے والہ کہ صریح جھوٹے ہو
 اب چلیے مقارنات نا کا وہی حالت میں قلعہ بند مسلمانوں آواز آنا کہ گھر اوس نہیں
 فریادیں آ پہنچا عیسیٰ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابہ مشق کے پاس و مشق
 الشام کے شرقی جانب منارہ سپید کے نزدیک دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے
 آسمان سے نزول فرمانا بے نہائے بالوں سے پالی پہننا جب سر جھکا میں یا اٹھا میں
 موعے مبارک سے مونیوں کا جھڑنا یہاں تکبیر ہو چکی نماز قائم ہے حضرت امام
 مہدی کا بامر عیسوی امامت فرمانا حضرت کا اون کے پیچھے نماز پڑھنا سلام پھیر کر
 دروازہ کھلوانا اوس طرف ستر ہزار یہود مسلح کے ساتھ اوس مسیح کذاب یک چشم کا
 ہونا مسیح صدیق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اوس کا بدن گھٹنا بھاننا عیسیٰ

علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اوس کے تعاقب میں جانا باب لد کے پاس اوسے قتل فرمانا
 اوس کا خون ناپاک اپنے نیزہ پاک پر کھانا کیا تمپر یہ صفات صادق ہیں کیا تمسے یہ
 قانع واقع ہوئے لاواللہ صریح جھوٹے ہو آگے سنئے واقعات عہد مبارک
 سید مودود مسیح محمود صلوات اللہ تعالیٰ و سلامہ علیہ کا صلیبیں توڑنا خنزیر کو قتل
 فرمانا جزیہ اوٹھادینا کافر سے اما لا سلام واما السیف پر قتل فرمانا یعنی اسلام لا
 ورنہ تلوار تمام کفار روئے زمین کا مسلمان یا مقتول ہونا یہود کو گن گن کر قتل فرمانا
 بیڑوں پتھروں کا مسلمانوں سے کہنا اے مسلمان آئیے میرے پیچھے یہودی ہے سو
 ادرین اسلام کے تمام مذاہب کا یکسر نیست و نابود ہو جانا روحا کے راستے سے حج یا
 عمرے کو جانا مزار اقدس سید اطہر علیہ السلام پر حاضر ہو کر سلام کرنا
 قبر انور سے جواب آنا اور اون کے زمانے میں ہر طرح کا امن یمن ہونا لالچ حسد
 بغض کا دنیا سے اٹھ جانا شیر کے پہلو میں گائے کا چرنا۔ بھیڑیے کی بغل میں بکری
 کا بیٹھنا سانپ کو ہاتھوں میں لیکر بچوں کا کھیلنا کسی کا سیکو ضرر نہ پہنچانا آسمان کا اپنی
 برکتیں اونڈیل دینا زمین کا اپنی برکات اوگل دینا پتھر کی چٹان پر دانہ بکھیر دینا تو
 کھیتی ہو جانا اوستے اوستے بڑے انارونکا پیدا ہونا چٹلکے کے سایے میں ایک جماعت کا
 آجانا ایک بکری کے دودھ سے ایک قوم کا پیٹ بھرنا روئے زمین پر کسی کا محتاج
 نہونا دینے والا اثر فیوں کے توڑے لیے پھرے کوئی قبول نکرے وغیرہ وغیرہ کیا
 یہ تمہارے اس زمانہ پر شور و شین کے حالات ہیں کلاواللہ صریح جھوٹے ہوا سی
 طرح اور وقائع کثیرہ مثلاً یاجوج ماجوج کا عہد عیسوی میں نکلنا دجل و فرات وغیرہما
 دریا کے دریابی کر بالکل سکھا دینا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بحکم الہی مسلمانوں کو

کوہ طور کے پاس محفوظ جگہ رکھنا یا جوج و ما جوج کا دنیا خالی دیکھ کر آسمان پر تیر پھینکنا
 کہ زمین تو ہم نے خالی کر لی اب آسمان والوں کو ماریں اللہ تعالیٰ کا اون خبیثوں کے
 استدراج کے لئے تیروں کو آسمان سے خون آلودہ واپس فرمانا اونکا دیکھ کر خوش
 ہونا کو دنا پھر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے اون اشتیاء پر بلائے نعت کا آناسب
 کا ایک رات میں ہلاک ہو کر رہ جانا ردی زمین کا اونکی عنونت سے خراب ہونا
 دعائے عیسوی سے ایک سخت آندھی آکر اونکی لاشیں اوڑا کر سمندر میں پھینک
 دینا عیسیٰ و مسلمین کا کوہ طور سے نکلنا شہروں میں از سر نو آباد ہونا چالیس سال
 زمین میں امامت دین و حکومت عدل آئین فرما کر وفات پانا حضور سید المرسلین
 صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلوئے مبارک میں دفن ہونا جب تم اپنی عمر جو لکھا
 کر آئے ہو پوری کر لو تو انشاء اللہ العظیم سب مسلمان علانیہ دیکھ لیں گے کہ
 حضرت عزرائیل علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں تو گلابا کر تمہارے مقبرہ صلی کو
 پہنچایا اور ان باقی واقعوں سے بھی کوئی تمپر صادق نہ آیا پھر تم کیونکر مماثل عیسیٰ و
 مراد احادیث ہو سکتے ہو اگر کہیے ہم حدیثوں کو نہیں مانتے۔ جی یہ تو پہلے ہی معلوم تھا
 کہ آپ منکر کلام رسول اللہ ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مگر یہ تو فرمائیے کہ پھر
 آپ مسیح موعود کس بنا پر بنتے ہیں کیا قرآن عظیم میں کوئی آیت صریحہ قطعیت
 الدلالتہ موجود ہے کہ عیسیٰ کا نزول موعود ہے تو بتاؤ اور نہیں تو آخر یہ موعود
 موعود کہاں سے گار ہے ہوا انھیں حدیثوں سے جب حدیثیں نہ مانو گے موعودی کا
 پھندنا کس گھر سے لاؤ گے ع شر مبادت از خدا و از رسول۔ مگر بحمد اللہ
 مسلمان کبھی ایسی زہلیات پر کان نہ کھینگے کیا ممکن ہے کہ معاذ اللہ معاذ اللہ وہ

ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جھوٹا جانیں اور ان کے منکر مخالف کو
 سچا حاش اللہ حاش اللہ اور پھر مخالف بھی وہ جو خود انھیں ارشادات کے سہارے
 اپنے خیالی پلاؤ پکاتا ہو تمہارے موعود بننے کو تو حدیثیں سچی مگر تطبیق اوصاف و
 وقائع کے وقت جھوٹی آفتوں منوں ببعض الکتب و تکفرون ببعض
 فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَيَوْمَ
 الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ ۚ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ۝ وَقِيلَ
 بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ جواب سوال
 اخیر اب نہ رہا مگر سائل کا حضرت امام مہدی و اعور و جال کی نسبت سوال بتوفیق
 اللہ تعالیٰ اس کے جواب لیجئے **قولہ** حضرت امام مہدی اور و جال کا ہونا قرآن
 شریف میں ہے یا نہیں **اقول** ^{تفصیل سے} **قولہ** ہے تو اس کی آیت
اقول ایک نہیں متعدد۔ دیکھو سورہ والنجم شریف آیت تیسری اور چوتھی۔
 سورہ فتح شریف آخر آیت کا صدر۔ سورہ قلب القرآن مبارک کی پہلی چار
 آیتیں۔ وغیر ذلک مواقع کثیرہ

جواب دوم دیکھو مقدمہ اولیٰ جواب سوم قادیانی کا ٹکنا اس کا عیسیٰ موعود
 ہونا قرآن شریف میں ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی آیت اور نہیں تو وجہ کَذَلِكَ
 الْعَذَابُ ۚ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ ۚ لَوْ كُنَّا نُؤْمِنُ ۖ لَكُنَّا مِنَ الْمَدْمُونِينَ ۝ الحمد للہ کہ یہ
 مختصر جواب ۲۲ رمضان مبارک روز جان افروز و شنبہ ۱۵/۳/۱۴۳۵ھ کو حلہ پوش
 اختتام اور بلحاظ تاریخ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی نام ہوا و
 صلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد وآلہ و صحبہ اجمعین

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين واللّٰه سبحانه و تعالی اعلم
وعلمه جل مجده اتم واحکم

محمد المعروف بحامد رضا البریلوی

کتب

عفی عنه بمحمد المصطفیٰ النبی الامی صلی اللّٰه تعالیٰ علیہ وسلم



JANNATI KAUN?